THU.18.July.2024
VOLUME:19 NO: 183
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 18 / جولائی 2024
جلد:19 شمار 183
11 محرم الحرام 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
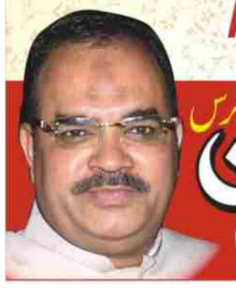
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مسلم پولیس اہلکاروں کوداڑھی رکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا

مدراس ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

چینائی: 17 / جولائی (ایجنسیز) محکمہ پولیس میں ڈیوٹی کے دوران داڑھی رکھنے کے ایک معالے کی سماعت کرتے ہوئے مدراس ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلہ دیا ہے۔ ہائی کورٹ نے ایک کیس کی سماعت کرتے ہوئے ایک مسلم پولیس اہلکار کے ذریعہ ڈیوٹی پر داڑھی رکھنے کے اختیار کا دفاع کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ہندوستان متنوع مذاہب اور رسم و رواج کا ملک ہے اور اقلیتی برادریوں بالخصوص مسلم ملازمین کو داڑھی رکھنے پر سزا نہیں دی جاسکتی۔ ایک مسلم پولیس اہلکار نے اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں درخواست داخل کی تھی جس میں اسے ڈیوٹی پر داڑھی رکھنے اور چھٹی مکمل ہونے کے بعد بھی نوکری پر نہ آنے پر دو سال تک کے لیے تنخواہ میں اضافے کو روک دیا گیا تھا۔ جسٹس ایل وکٹوریہ غوری کی بنچ نے کہا کہ محکمہ پولیس میں سخت نظم و ضبط کی ضرورت ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اقلیتی اہلکاروں کو داڑھی رکھنے پر سزا دی جاسکتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ مسلم پولیس افسروں کو داڑھی رکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا۔ داڑھی رکھنا ان کا مذہبی حق ہے اور وہ پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر زندگی بھر داڑھی رکھتے ہیں۔ عدالت نے یہ فیصلہ 5 جولائی کو دیا تھا جو منگل (15 جولائی) کو عام کیا گیا۔ درخواست گزار پولیس کانسٹیبل جی عبدالقادر ابراہیم کے وکیل نے مدراس پولیس گزٹ 1957 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مسلم پولیس افسران کو داڑھی رکھنے کی اجازت ہے۔ ہائی کورٹ کی جسٹس ایل وکٹوریہ غوری کی بنچ نے ان کی دلیل کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ مدراس پولیس گزٹ کے مطابق افسران کو داڑھی رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی لیکن مذہبی نقطہ نظر سے مسلم پولیس افسران زندگی بھر داڑھی رکھ سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ 2018 میں پولیس کانسٹیبل عبدالقادر ابراہیم نے 31 دنوں کی چھٹی لی تھی۔ پھر بائیں ٹانگ میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے چھٹی میں توسیع کی درخواست دی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے ان کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے ان کے داڑھی رکھنے پر بھی سوالات اٹھائے۔ ایک سال بعد ڈپٹی کمشنر نے ابراہیم کے خلاف چھٹی ختم ہونے کے بعد بھی ڈیوٹی پر واپس نہ آنے اور داڑھی رکھنے کے الزامات لگائے۔ افسر نے دعویٰ کیا کہ مدراس پولیس گزٹ کے مطابق ابراہیم ڈیوٹی پر داڑھی نہیں رکھ سکتے۔ 2021 میں ڈپٹی کمشنر نے تین سال کے لیے ان کی تنخواہ میں اضافے پر روک لگادی۔ بعد میں پولیس کمشنر نے اس مدت کو کم کرکے دو سال کردیا جسے عبدالقادر ابراہیم نے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔

’انسانوں کوملازمتیں دیں یا بھوتوں کو؟

شیوسینا-یو بی ٹی لیڈر کا مودی حکومت سے سوال

ممبئی: 17 / جولائی (ایجنسیز) ایئر پورٹ لوڈر کی ملازمت کے لیے ایئر انڈیا کی جانب سے نکالی گئی بھرتی کے لیے ممبئی ایئرپورٹ پر ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کی بھیڑ لگ گئی۔ اس موقع پر ایئر انڈیا کے لیے بھیڑ کو قابو کرنا مشکل ہوگیا اور بھگدڑ جیسی صورت حال پیدا ہو گئی۔ ایئر انڈیا نے ایئر پورٹ لوڈر کے لیے 600 ملازمتوں کا اعلان کیا تھا جسے حاصل کرنے کے لیے 25 ہزار لوگ آ گئے۔ اس معاملے پر شیوسینا-یو بی ٹی نے مرکز کی مودی حکومت پر سخت نشانہ سادھا ہے۔ شیوسینا-یو بی ٹی کے لیڈر آنند دوبے نے کہا ہے کہ اس سے قبل گجرات سے بھی ایسی ہی تصویریں اور ویڈیوز منظر عام پر آئی تھیں۔ وہاں پر 10 پوسٹ کے لیے 1800 سے زائد بیروزگار نوجوان آ گئے تھے اور بھگدڑ جیسی صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔ اسی طرح کا معاملہ اب ممبئی میں بھی سامنے آیا ہے۔ ممبئی میں ایئر انڈیا کی ایئر پورٹ لوڈر کی 600 پوسٹ کے لیے 25 ہزار سے زیادہ بے روزگار نوجوان آ گئے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ ہمارے ملک میں ملازمتیں نہیں ہیں۔ اس کے باوجود پی ایم مودی کہتے ہیں کہ پچھلے چار سالوں میں ہم نے 8 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو ملازمتیں دی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ملازمتیں کہاں گئیں؟ پی ایم مودی سے آنند دوبے نے طنزیہ انداز میں یہ سوال بھی پوچھا کہ آپ نے انسانوں کو ملازمتیں دی ہیں یا بھوتوں کو؟ پھر انھوں نے کہا کہ یا تو آپ یہ مان لیں کہ ہمارے ملک میں ملازمتیں نہیں ہیں، آپ صرف جملے بازی کرتے ہیں۔ یا پھر آپ یہ مان لیں کہ ملازمتوں کے حصول کے لیے قطار میں کھڑے یہ نوجوان ہمارے ملک کے نہیں ہیں اور بیرون ملک سے آئے ہیں۔ دونوں میں سے ایک چیز تو آپ کو ماننی ہی پڑے گی۔ آنند دوبے نے مزید کہا ہے کہ ہمارے ملک کے نوجوان دن رات پڑھتے ہیں، امتحانات کی تیاری کرتے ہیں اور پیپرز لیک ہو جاتے ہیں۔ نوجوان اپنے حقوق سے محروم ہیں، ملک میں ملازمتیں نہیں ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان بنائیں گے۔ کیا آپ اسی طرح کا ترقی یافتہ ہندوستان بنانا چاہتے ہیں؟ دوسری جانب شیوسینا-یو بی ٹی کے ہی لیڈر آدتیہ ٹھاکرے نے بھی ایئر انڈیا کی اس ایئرپورٹ لوڈر پوسٹ کی ملازمت کے حوالے سے حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں روزگار کی افسوسناک صورتحال ہے۔ 600 ملازمتوں کے لیے 25 ہزار نوجوان آ گئے۔ بی جے پی نے ہمارے ملک کے نوجوانوں کو برباد کردیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کی پالیسی ہمارے نوجوانوں کو روزگار سے دور رکھنا اور انہیں منافرت و تقسیم کاری کی سرگرمیوں میں شامل کرنا ہے۔

’بی جے پی ایمپورٹر اور داغ دھونے والی مشین بن چکی ہے‘

آر ایس ایس کی مراٹھی میگزین میں بی جے پی پر سخت حملہ

ممبئی: 17 / جولائی (ایجنسیز) لوک سبھا انتخابات میں مہاراشٹر میں بی جے پی کی شکست کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) ابھی تک بھلا ہی نہیں پا رہا ہے۔ نتائج کے فوراً بعد ’آرگنائزر‘ میں اس نے مہاراشٹر میں بی جے پی کی مایوس کن کارکردگی کی وجہ اجیت پوار کے ساتھ اتحاد کو قرار دیا گیا تھا۔ اسی بات کا اعادہ اس نے اب اپنے مراٹھی ترجمان ہفت روزہ ’وویک‘ میں بھی کیا ہے۔ اس ہفت روزہ میں شائع ایک مضمون میں کہا گیا ہے کہ اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی کے ساتھ اتحاد لوک سبھا انتخابات میں مہاراشٹر بی جے پی کی خراب کارکردگی کے لیے ذمہ دار ہے۔ ہفتہ روزہ ’وویک‘ کے تازہ شمارے میں لوک سبھا انتخابات میں پارٹی کی شکست کی وجوہات پر بات کی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مہاراشٹر میں بی جے پی کی شکست سے متعلق آج بی جے پی کا ہر کارکن سب سے پہلے این سی پی کے ساتھ اتحاد کا نام لیتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ بی جے پی کارکنوں کو این سی پی کے ساتھ اتحاد پسند نہیں تھا۔ یہاں تک کہ بی جے پی کے لوگ بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ مضمون میں مزید کہا گیا ہے کہ شیوسینا کے ساتھ بی جے پی کا اتحاد ہندوتوا پر مبنی تھا اور یہ ایک طرح سے فطری تھا۔ کچھ رکاوٹوں کے باوجود بی جے پی اور شیوسینا کے درمیان دہائیوں پرانا اتحاد جاری ہی رہا لیکن این سی پی کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کو لے کر مایوسی بڑھی ہے۔ پارٹی اور لیڈران نے اپنا حساب کیا تھا لیکن پھر کہاں غلط ہوگیا؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ بی جے پی واحد پارٹی ہے، جو کارکنوں کو لیڈر بنانے کے لیے ایک سادہ طریقہ کار پر عمل کرتی ہے لیکن پارٹی کارکنوں کو اب لگتا ہے کہ اس طریقہ کار نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی اب امپورٹر پارٹی بن چکی ہے۔ یہ ایک واشنگ مشین بن گئی ہے جو داغ مٹاتی ہے۔ واضح رہے کہ کچھ ہفتہ قبل آر ایس ایس کے انگریزی میگزین ’آرگنائزر‘ نے لوک سبھا کے انتخابی نتائج کو حد سے زیادہ پر اعتماد بی جے پی لیڈروں اور کارکنوں کے لیے ریئلیٹی چیک بتایا تھا۔ اس میں مہایوتی کی ناکامی کی ایک وجہ اجیت پوار کی این سی پی سے اتحاد بتایا گیا تھا۔ آرگنائزر کا مضمون آر ایس ایس کے رکن رتن شاردا نے لکھا تھا، جس میں انہوں نے کہا تھا یہ جھوٹا غرور کہ صرف بی جے پی کے لیڈر ہی اصل سیاست کو سمجھ سکتے ہیں اور آر ایس ایس کے ارکان کو کچھ معلوم نہیں، مضحکہ خیز ہے۔

ہمیں اقلیتی محاذ کی ضرورت نہیں

بی جے پی لیڈر سویندو ادھیکاری کا زہرناک بیان

نئی دہلی: 17 / جولائی (ایجنسیز) لوک سبھا انتخاب 2024 میں بی جے پی اپنے دَم پر حکومت تشکیل دینے میں ناکام ہوگئی۔ کئی ریاستوں میں اسے امید سے بہت کم سیٹیں حاصل ہوئی ہیں، جن میں مغربی بنگال بھی شامل ہے۔ 2019 کے لوک سبھا انتخاب میں جہاں بی جے پی نے مغربی بنگال کی 42 لوک سبھا سیٹوں میں سے 18 پر کامیابی حاصل کی تھی، وہیں 2024 میں اسے 12 سیٹوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ نتیجہ کار بنگال بی جے پی کے لیڈران شعلہ بیانی اور زہر انگیزی پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ خصوصاً بی جے پی لیڈر سویندو ادھیکاری لگاتار متنازعہ بیان دے رہے ہیں، خصوصاً مسلمانوں کے خلاف نفرت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس کی مثال بی جے پی کی ریاستی مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ میں بھی دیکھنے کو ملی۔ دراصل مغربی بنگال کی راجدھانی کولکاتا میں بنگال بی جے پی کی مجلس عاملہ کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ اس میٹنگ میں بی جے پی لیڈر سویندو ادھیکاری نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ ”میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی بات کرتا تھا اور آپ نے بھی نعرہ دیا تھا کہ ’سب کا ساتھ، سب کا وِکاس‘، لیکن اب میں ایسا نہیں کہوں گا۔ اس کی جگہ میں کہوں گا ’جو ہمارے ساتھ، ہم اس کے ساتھ‘۔ سویندو ادھیکاری اتنے پر ہی خاموش نہیں ہوئے، یہاں تک کہہ دیا کہ ”بند کیجیے یہ ’سب کا ساتھ، سب کا وِکاس‘ کا نعرہ۔ ہمیں اقلیتی محاذ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔“ قابل ذکر ہے کہ لوک سبھا انتخاب 2024 میں ترنمول کانگریس نے 29 سیٹوں پر جیت درج کی تھی اور حال ہی میں بنگال کی 4 اسمبلی سیٹوں پر ہوئے ضمنی انتخاب میں بھی سبھی سیٹ پر ترنمول کانگریس نے ہی قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد سویندو ادھیکاری وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور ترنمول کانگریس پر لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ حال ہی میں سویندو ادھیکاری نے الزام لگایا ہے کہ لوک سبھا انتخاب اور حالیہ ضمنی انتخاب میں 50 لاکھ ہندوؤں کو ووٹ نہیں دینے دیا گیا۔ سویندو نے ایک پورٹل بھی لانچ کیا ہے جس پر وہ لوگ رجسٹریشن کر سکتے ہیں جنھیں ووٹ نہیں دینے دیا گیا۔ انھوں نے ایسے ووٹرس کے لیے قانونی لڑائی لڑنے کا بھی اعلان کردیا ہے۔

”سموسہ“ اب کسی بھی کالج کینٹین میں نہیں ملے گا

یو جی سی کی نئی گائیڈ لائن میں یونیورسٹیوں کو خاص ہدایت!

نئی دہلی: 17 / جولائی (ایجنسیز) کالج یا یونیورسٹی کینٹین جا کر طلبا کا سموسا کھانا عام بات ہے، لیکن اب سموسا کے شیدائی طلبا ایسا نہیں کر سکیں گے۔ دراصل یو جی سی کی نئی گائیڈ لائن میں سبھی یونیورسٹیوں اور ملحقہ کالجوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ صحت بخش غذا ہی بچوں کو دستیاب کرائیں۔ ظاہر ہے سموسا اور نوڈلس وغیرہ صحت بخش غذا میں شامل نہیں ہے، یعنی ایسی غذائیں کالج و یونیورسٹی کینٹین کے مینیو سے خارج ہو جائیں گی۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے ملک بھر کی یونیورسٹیوں اور ملحقہ کالجوں کے نام 15 جولائی کو جاری کردہ گائیڈ لائن میں صاف طور پر کہا ہے کہ اب کالج کینٹین کے ذریعہ سے صرف صحت بخش غذائیں دستیاب کرائی جائیں گی۔ گائیڈ لائن میں لکھا گیا ہے کہ ”جیسا کہ آپ جانتے ہیں، نیشنل ایڈووکیسی اِن پبلک انٹریسٹ (این اے پی آئی) تغذیہ پر ایک قومی تھنک ٹینک ہے جس میں وبا سائنس، انسانی تغذیہ، کمیونٹی تغذیہ و علاجِ اطفال، طبی تعلیم، انتظامیہ، سماجی امور و مینجمنٹ میں خود مختار ماہر شامل ہیں۔ بڑھتے موٹاپے، ذیابیطس اور دیگر غیر متعدی امراض (این سی ڈی) پر فکر، جنرل این سی ڈی (2017-2022) کی روک تھام اور کنٹرول کے لیے قومی کثیر شعبہ ورک پلان (این ایم اے پی) کی فوری عمل آوری کے لیے این اے پی آئی نے تعلیمی اداروں میں غیر صحت بخش کھانے کی فروخت پر روک لگانے اور کینٹین میں صحت بخش کھانے کے متبادل کو فروغ دینے کی گزارش کی ہے۔“ یو جی سی کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سلسلے میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کو پہلے بھی 10 نومبر 2016 اور 21 اگست 2018 میں ایڈوائزری جاری کی جا چکی ہے۔

پرائیویٹ کمپنیوں میں مقامی لوگوں کے لیے ریزرویشن،

کرناٹک حکومت کا اہم فیصلہ

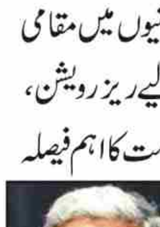

بنگلورو: 17 / جولائی (ایجنسیز) کرناٹک کی کانگریس حکومت نے ریاست کی نجی کمپنیوں کی ملازمت کے حوالہ سے اہم فیصلہ کرتے ہوئے ریاستی روزگار بل، 2024 کے مسودے کو منظوری دے دی ہے۔ اس بل کے اسمبلی میں منظور ہونے کے بعد صنعتوں، کارخانوں اور دیگر اداروں میں مقامی افراد کو ریزرویشن دینا لازمی ہوگا۔ مجوزہ بل میں منیجر یا انتظامی ملازمت میں 50 فیصد اور غیر انتظامی ملازمتوں میں 75 فیصد اسامیاں کنڑ لوگوں کے لئے مختص ہوں گی۔ وہیں، گروپ سی اور گروپ ڈی کی ملازمتوں میں صد فیصد ملازمتیں مقامی لوگوں کے لئے مختص کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کانگریس حکومت نے اس ضمن میں جو بل کا مسودہ منظور کیا ہے، وزیر اعلیٰ سدارامیا نے اس کی اطلاع دی۔ وزیر اعلیٰ سدارامیا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر اس کی اطلاع دیتے ہوئے کہا، ”کل ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں ریاست کے تمام صنعتوں میں سی اور ڈی گریڈ کی ملازمتوں پر 100 فیصد کنڑ لوگوں کی تقرری کو ناگزیر بنانے کے لیے ایک بل منظور کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہماری حکومت کی خواہش ہے کہ کنڑ لوگوں کو کنڑ سرزمین میں نوکریوں سے محروم نہ ہونا پڑے اور انہیں مادر وطن میں بہتر زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم کنڑ حمایتی حکومت ہیں، ہماری ترجیح کنڑ لوگوں کی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھنا ہے۔“ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق اس بل کے تحت کوئی بھی کمپنی مینجمنٹ کیٹیگریز میں 50 فیصد مقامی امیدواروں اور نان مینجمنٹ کیٹیگریز میں 75 فیصد مقامی امیدواروں کو تعینات کرے گی۔ اس کے علاوہ اگر امیدواروں کے پاس کنڑ زبان کے ساتھ سیکنڈری اسکول کا سرٹیفکیٹ نہیں ہے، تو انہیں ’نوڈل ایجنسی‘ کے ذریعہ متعین کنڑ مہارت کا امتحان پاس کرنا ہوگا۔ اگر کوئی اہل مقامی امیدوار دستیاب نہیں ہیں تو اداروں کو حکومت یا اس کی ایجنسیوں کے تعاون سے تین سال کے اندر تربیت فراہم کرنی ہوگی۔ اگر مقامی امیدواروں کی کافی تعداد دستیاب نہیں ہے تو کمپنی اس ایکٹ سے رعایت کے لیے حکومت کو درخواست دے سکتی ہے۔

سوامی اویمکتیشورانند نے کیدارناتھ سے 228 کلو سونا غائب ہونے کا کیا تھا دعویٰ، اب کیدارناتھ کمیٹی نے دیا چیلنج

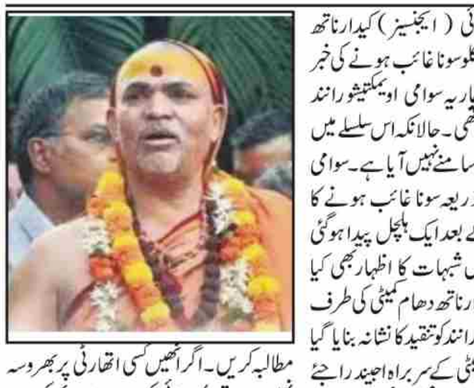

ممبئی: 17 / جولائی (ایجنسیز) کیدارناتھ دھام سے 228 کلو سونا غائب ہونے کی خبر جیوتر مٹھ کے شنکراچاریہ سوامی اویمکتیشورانند نے گزشتہ دنوں دی تھی۔ حالانکہ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا ہے۔ سوامی اویمکتیشورانند کے ذریعہ سونا غائب ہونے کا دعویٰ کیے جانے کے بعد ایک ہلچل پیدا ہوگئی اور اس معاملے میں شبہات کا اظہار بھی کیا جانے لگا۔ اب کیدارناتھ دھام کمیٹی کی طرف سے سوامی اویمکتیشورانند کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ کیدارناتھ کمیٹی کے سربراہ اجیندر اجئے کا کہنا ہے کہ شنکراچاریہ نے محض سنسنی پھیلانے کے لیے یہ بیان دیا ہے اور اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ سپریم کورٹ جائیں۔ بدری ناتھ-کیدارناتھ مندر کمیٹی کے سربراہ اجیندر اجئے نے شنکراچاریہ سوامی اویمکتیشورانند پر سنسنی پھیلانے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ”ان کی عادت ہے کہ روزانہ پریس کانفرنس کریں اور الزام لگائیں۔ انھیں سرخیوں میں رہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”میں ایک سَنت کی شکل میں سوامی اویمکتیشورانند جی کا احترام کرتا ہوں۔ وہ صبح سے شام تک پریس کانفرنس کرتے ہیں، اتنی تو لیڈر بھی نہیں کرتے۔ میں سوامی اویمکتیشورانند سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیدارناتھ کو لے کر لگائے گئے الزامات پر ثبوت پیش کریں۔ اس کے بعد وہ اتھارٹی کا رخ کریں اور جانچ کا مطالبہ کریں۔ اگر انھیں کسی اتھارٹی پر بھروسہ نہیں ہے تو پھر ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ جائیں۔ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے تو پھر کیدارناتھ دھام کا نام خراب کرنے کی انھیں اجازت نہیں ہے۔“ اجیندر اجئے نے سوامی اویمکتیشورانند کے الزامات پر مندر کمیٹی کا نظریہ سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ ”کیدارناتھ دھام میں جس سونے کا استعمال ہوا ہے، اس سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یہ کام ممبئی کے ایک عطیہ دہندہ نے کیا ہے۔ انھوں نے ملک کے کئی مندروں میں یہ کام کرایا ہے۔ ممبئی کے سدھی ونایک، کاشی وشوناتھ مندر سمیت کئی مندروں میں اس عطیہ دہندہ نے ایسا کام کرایا ہے۔ کیدارناتھ دھام میں جو کام ہوا ہے اس سے مندر کمیٹی اور حکومت کا کوئی تعلق نہیں۔ اس طرح کے الزامات سے ملک کے ان عطیہ دہندگان کو ٹھیس پہنچتی ہے جو عقیدہ رکھتے ہیں۔“ اجیندر اجئے نے سونا غائب ہونے کے الزام اور کیدارناتھ میں ہوئے کام کے تعلق سے وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں صاف کرنا چاہوں گا کہ کیدارناتھ دھام میں جو سونا لگا ہے وہ 23 کلو کے قریب ہے۔ اس سے قبل یہاں چاندی کی پلیٹیں تھیں۔ ان کا وزن 230 کلوگرام تھا۔ تب میڈیا کے کچھ لوگوں نے اندازہ لگایا کہ 230 کلو چاندی کی جگہ اتنا ہی سونا آیا ہوگا لیکن کم لگایا گیا ہے۔ اس سے غلط فہمی پیدا ہوئی۔ لیکن سونے کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا ہے۔ سونے کی سطح چڑھائی جاتی ہے۔ 1000 کلو تانبا لگا ہے اور اس کے اوپر 23 کلو سونا چڑھایا گیا ہے۔ ’سورن مندر‘ سمیت تمام مقامات پر یہی تکنیک استعمال کیا جاتا ہے۔

ظہیرالدین بابر ”ورق تازہ“ کے نمائندہ خصوصی نامزد

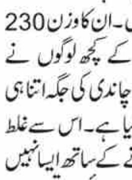

معزز قارئین کرام اور مشتہرین حضرات کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ظہیر الدین بابر کو روزنامہ ”ورق تازہ“ ناندیڑ کا نمائندہ خصوصی نامزد کیا گیا ہے۔ خبروں، مضامین اور اشتہارات کی اشاعت کے لئے ظہیر الدین بابر سے ذیل کے موبائل نمبر پر راست رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

9209429221
(ایڈیٹر)

پرکاش امبیڈکر 25 جولائی سے ریزرویشن پر یاترا نکالیں گے

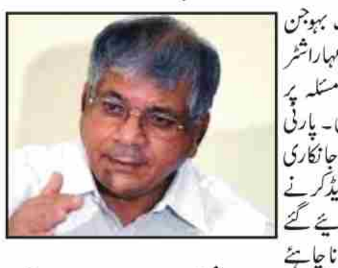

ممبئی: 17 / جولائی (ایجنسیز) ونچیت بہوجن اگھاڑی (وی بی اے) 25 جولائی سے مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں ریزرویشن کے مسئلہ پر آرکشن بچاؤ جن یاترا کا اہتمام کرے گی۔ پارٹی سربراہ پرکاش امبیڈکر نے یہ جانکاری دی۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے امبیڈکر نے مطالبہ کیا کہ بغیر درخواست کے لوگوں کو دیئے گئے کنبی ذات کے سرٹیفکیٹ کو منسوخ کیا جانا چاہئے اور ریزرویشن کے مسئلہ پر سیاسی جماعتوں کو اپنا موقف واضح کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ’سگے سویارے‘ (سگے رشتہ دار) نوٹیفکیشن کو نافذ کرنے کا مطالبہ ریزرویشن میں ملاوٹ“ کے مترادف ہے اور عدالتیں اس کے خلاف پہلے فیصلہ دے چکی ہیں۔ دراصل، سماجی کارکن منوج جرانگے حکومت کے اس مسودہ نوٹیفکیشن پر عمل درآمد کا مطالبہ کر رہے ہیں جس میں کنبی ذات کے لوگوں کو مراٹھا برادری کے افراد کے ’خون کے رشتہ دار‘ کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام مراٹھوں کو کنبی ذات کا سرٹیفکیٹ دیا جائے تاکہ وہ ریزرویشن کا فائدہ حاصل کرنے کے اہل بن جائیں۔ خیال رہے کہ کنبی لوگ دیگر پسماندہ طبقے (او بی سی) زمرے کا حصہ ہیں اور ان کا اہم پیشہ کاشتکاری ہے۔ کچھ او بی سی کارکنوں نے حال ہی میں ایک تحریک شروع کی تھی، جس میں مسودہ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے اور اس یقین دہانی کا مطالبہ کیا گیا کہ ان کے ریزرویشن کو کم نہ کیا جائے۔ امبیڈکر نے کہا کہ ریزرویشن بچاؤ جن یاترا مختلف گاؤں سے گزرے گی اور 25 جولائی کو ممبئی میں ان کے دادا ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی یادگار چیتہ بھومی اور پونے میں سماجی مصلح جیوتی با پھولے کی رہائش گاہ پر خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد شروع ہوگی۔ انہوں نے کہا، ”یہ یاترا کولہاپور (26 جولائی)، سانگلی، سولاپور، دھاراشیو، بیڈ، لاتور، ناندیڑ، یاوتمال، امراوتی، اکولا، بلڈھانا، واشیم، جالنا اضلاع میں جائے گی اور 7 یا 8 اگست کو اورنگ آباد میں ختم ہوگی۔ وی بی اے کے سربراہ نے کہا، ”ہم ایس سی/ایس ٹی طلباء کی اسکالرشپ کو دوگنا کرنے، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) طلبا کو مساوی اسکالرشپ دینے، ایس سی/ایس ٹی اور او بی سی کو ملازمتوں میں ترقی دینے کے مطالبے کے بارے میں بیداری پیدا کریں گے۔ عوامی مارچ کے ذریعے ہم ان جماعتوں پر بھی دباؤ ڈالیں گے جنہوں نے ریزرویشن کے معاملے پر کوئی موقف ظاہر نہیں کیا ہے۔“

کیجریوال حکومت نصف بجلی بل کا وعدہ کرکے دوگنا بل وصول کررہی: دیویندر یادو

دہلی: 17 / جولائی (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب میں بغیر کسی اتحاد کے تنہا اترنے کا فیصلہ کر چکی کانگریس کیجریوال حکومت کو بدتر حکمرانی کے لیے لگاتار تنقید کا نشانہ بنا رہی ہے۔ دہلی میں بجلی بل کے اضافہ کو لے کر آج دہلی کانگریس صدر دیویندر یادو کی قیادت میں سبھی ضلع کانگریس کمیٹیوں نے ریاست گیر سطح پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پوری دہلی میں 55 سے بھی زیادہ چوراہوں اور بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں کانگریس کارکنان نے دہلی حکومت کے ذریعہ بجلی کمپنیوں کو فائدہ پہنچانے کے مقصد سے بجلی بلوں پر پی پی اے سی فیس میں تقریباً 9 فیصد اضافہ کے خلاف عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ اس تعلق سے ریاستی صدر دیویندر یادو نے کہا کہ آگے بھی عوام سے جڑے ہر ایشو پر آواز اٹھاتے رہیں گے۔ دیویندر یادو کا کہنا ہے کہ 2015 سے 2020-21 تک 5 سالوں میں صارفین کو 200 یونٹ کے تحت 11743 کروڑ روپے سبسیڈی دے کر بجلی بل میں چھوٹ دی گئی اور بلوں پر پی پی اے سی، پنشن، فکس چارج، سرچارج، ریگولیٹری چارج وغیرہ کی شکل میں 37227 کروڑ روپے کی لوٹ کی گئی۔

”ورقِ تازہ“ کے 30 سالہ جشن کے ضمن میں

ریاستی صحافتی سمینار، کتاب مٹی کے چاند ستارے کا اجراء

”ورق تازہ“ کے ضخیم کثیر رنگی شمارے کی اشاعت

معزز قارئین کرام۔ السلام علیکم!

اللہ رب العزت کا بڑا کرم و احسان ہے کہ اس نے آپ کے پسندیدہ اخبار روزنامہ ”ورق تازہ کی کشتی کو مسلسل نان اسٹاپ صحافتی سفر پر رواں رکھا۔ میرے مالک دنیا کے پالن ہار سے دعا ہے کہ ”ورق تازہ“ کا یہ سفر کبھی نہ ختم ہو۔ 30 اپریل 2024ء کو روزنامہ ”ورق تازہ“ نے اپنے صحافتی سفر کے 30 سال مکمل کئے ہیں اور اب 31 ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ چنانچہ ادارہ ”ورق تازہ“ کا 30 سالہ جشن منایا جا رہا ہے۔ اس موقع پر جاریہ ماہ جولائی آخر یا اگست 2024ء کے پہلے ہفتے میں ریاستی سطح کا ایک صحافتی سمینار منعقد کرنا طئے ہے۔ اسی طرح جناب محمد تقی بانی و مدیر اعلیٰ ”ورق تازہ“ کی اولین نثری تصنیف ”مٹی کے چاند ستارے“ کی بھی اعلیٰ پیمانے پر تقریب رسم اجراء بھی رکھی گئی ہے۔ دونوں پروگراموں میں نامور صحافیوں، ادیبوں، دانشوروں کو مدعو کیا جا رہا ہے۔ ان اہم شخصیات سے مسلسل رابطہ جاری ہے۔ کچھ نے شرکت کی رضامندی بھی دے دی ہے۔

اس خوبصورت موقع پر ”ورق تازہ“ کا زائد صفحات پر مشتمل کثیر رنگی شمارہ بھی شائع ہو رہا ہے۔ جس میں معروف و مقبول ادیبوں، شاعروں، نقادوں کی تخلیقات اور محترم قارئین کرام کے پیامات شامل ہوں گے۔ جن کو اپنی تخلیقات بھجوانا ہوں تو 25 جولائی 2024 تک ذیل کے ای میل اور واٹس ایپ نمبر پر اردو میں ٹائپ کرکے ارسال کریں۔ دونوں پروگراموں کی قطعی تاریخ اور تفصیل کی اطلاع بہت جلد دی جائے گی۔

محمد نقی شاداب ایڈیٹر روزنامہ ”ورقِ تازہ“ ناندیڑ
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in Whatsapp:9325610858

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ

حالاتِ حاضرہ

दैनिक वरक-ए-ताजा

18 July 2024

جموں کے ضلع ڈوڈہ میں چار انڈین فوجیوں کی ہلاکت

'نریندر مودی گھر میں گھس کر مارنے کی باتیں کر رہے تھے، پھر یہاں کیا ہو رہا ہے؟'

انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں جموں کے ضلع ڈوڈہ میں مشتبہ شدت پسندوں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے میں کم از کم چار انڈین فوجیوں کی ہلاکت پر جہاں انڈین سوشل میڈیا پر افسوس اور تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے وہیں مرکزی حکومت اور وزیر اعظم نریندر مودی کو خطے میں بڑھتے تشدد پر تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے اسے بی جے پی حکومت کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیا ہے جبکہ سوشل میڈیا پر جہاں مرنے والوں فوجیوں کے اہل خانہ کے ساتھ اظہار ہمدردی کے پیغامات ہیں وہیں وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور وزیر دفاع سے سکیورٹی صورتحال سے متعلق سوالات بھی کیے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ گذشتہ چند مہینوں کے دوران انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کے جموں خطے میں پرتشدد کارروائیوں میں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس خطے کو نسبتاً پرامن قرار دیا جاتا ہے مگر جون سے اب تک اس خطے میں کم از کم آٹھ حملے رپورٹ ہوئے ہیں۔ انڈین فوج نے اس حملے سے متعلق سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا ہے کہ 'ڈوڈہ میں شدت پسندوں کے ساتھ ہونے والے فائرنگ کے تبادلے میں چار فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ہیں جن میں کیپٹن برجیش تھاپا، نائیک ڈی راجیش، کانسٹیبل بجیندر راور کانسٹیبل اجے شامل ہیں۔' فوج نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ 'چیف آف آرمی سٹاف جنرل اوپیندر دویدی اور انڈین فوج کے تمام عہدیداروں کی طرف سے ہم کیپٹن برجیش تھاپا، نائیک ڈی راجیش، کانسٹیبل بجیندر راور کانسٹیبل اجے کی ہلاکت پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ انھوں نے ڈوڈہ کے علاقے میں امن کو یقینی بنانے کے لیے دہشت گردی کے خلاف آپریشن کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔' انڈین فوج نے اپنے بیان میں مزید لکھا گیا کہ 'انڈین فوج غم کی اس گھڑی میں سوگوار خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔' جبکہ انڈیا کے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ 'دہشت گردی کے خلاف آپریشن جاری ہے اور ہمارے فوجی دہشت گردی کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔' دی ہندو اخبار نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ گذشتہ تین برسوں میں جموں کشمیر میں 119 سکیورٹی اہلکار مارے گئے ہیں جن میں سے 40 فیصد سے زیادہ اموات جموں کے علاقے میں ہوئی ہیں اور حالیہ واقعہ بھی جموں کے علاقے میں پیش آیا ہے۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر کے دفتر نے ہلاک ہونے والے سکیورٹی اہلکاروں کو خراج تحسین اور لواحقین کے ساتھ تعزیت کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ 'ہم اپنے فوجیوں کی شہادت کا بدلہ لیں گے اور دہشت گردوں اور ان کے ساتھیوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنا دیں گے۔ میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں متحد ہو جائیں۔ ہم درست معلومات فراہم کرنے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں تا کہ ہم انسداد دہشت گردی آپریشن کر سکیں۔'

حزب اختلاف کی وزیر اعظم مودی پر تنقید

ڈوڈہ میں چار فوجیوں کی ہلاکت پر حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے کہا کہ سپاہی بی جے پی کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے ایکس پر لکھا کہ 'آج پھر جموں و کشمیر میں ایک دہشت گردانہ تصادم میں ہمارے سپاہی شہید ہوئے۔ شہدا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے میں سوگوار خاندانوں کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔' ان کا مزید کہنا تھا کہ 'ایک کے بعد ایک ایسے خوفناک واقعات انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہیں۔ یہ مسلسل دہشت گردانہ حملے جموں و کشمیر کی خستہ حالی کو ظاہر کر رہے ہیں۔ بی جے پی کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ ہمارے فوجی اور ان کے اہل خانہ بھگت رہے ہیں۔' دوسری جانب انڈیا میں مسلمانوں کی سیاسی پارٹی سمجھی جانے والی جماعت مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اور رکن پارلیمان اسدالدین اویسی نے نیوز ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے براہ راست وزیر اعظم نریندر مودی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ 'نریندر مودی بڑی بڑی باتیں کر رہے تھے کہ ہم گھر میں گھس کر ماریں گے، پھر یہاں کیا ہو رہا ہے؟' اویسی نے کہا کہ 'یہ حکومت کی مکمل ناکامی ہے۔ وہ دہشت گردی پر قابو نہیں پا سکی ہے۔ ڈوڈہ میں جو کچھ بھی ہوا وہ بہت خطرناک ہے اور اس کی تحقیقات ہونی چاہیے۔' اویسی نے کہا کہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔ لیکن یہ مودی حکومت کی سب سے بڑی ناکامی ہے۔ کانگریس رہنما جے رام رمیش نے بھی ایکس پر لکھا کہ 'صرف جموں میں گذشتہ 78 دنوں میں 11 دہشت گرد حملے ہوئے ہیں۔ یہ بالکل نئی چیز ہے۔ ہم تمام سیاسی جماعتوں کو اس کے خلاف ایک موثر اجتماعی ردعمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے، لیکن یہ سوال بھی پوچھا جانا چاہیے کہ خود ساختہ غیر حیاتیاتی وزیر اعظم اور خود ساختہ چانکیہ (مراد امت شاہ) کے ان تمام بڑے دعوؤں کا کیا ہوا؟' اس سے قبل شیوسینا کے ایک دھڑے کے رہنما سنجے راؤت نے بھی امت شاہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے خبر رساں ادارے اے این آئی سے کہا تھا کہ 'امت شاہ کے دور حکومت میں جموں و کشمیر میں سب سے زیادہ سکیورٹی فورسز اور عام شہری مارے گئے۔ جب وہ دہلی میں حلف لے رہے تھے تو 10 لوگ مارے گئے تھے۔ آج پھر سی آر پی ایف کے جوان مارے گئے۔ وہ اپنا کام کرنے کے بجائے اپوزیشن کو ختم کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر وہ اپنی تمام تر کوششیں دہشت گردوں کو ختم کرنے میں لگا دیں گے، تو یہ قوم کے لیے اچھا ہوگا۔'

سوشل میڈیا پر شدید تنقید

سوشل میڈیا پر ڈوڈہ کئی گھنٹوں تک سرفہرست ٹرینڈ رہا۔ اس کے ساتھ، 'ٹیررسٹ اٹیک'، 'جوان شہید'، 'جموں کشمیر'، 'کیپٹن برجیش تھاپا'، اور 'اجے سنگھ' کے عنوان سے بھی ہیش ٹیگ ٹرینڈ کرتے رہے۔ جہاں لوگ ان مرنے والوں کو خراج عقیدت اور خراج تحسین پیش کر رہے ہیں وہیں ان کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے حکومت سے سوال کر رہے ہیں کہ 'آخر کب یہ کھیل ختم ہوگا۔' اس حوالے سے آرٹیکل 19 چینل کے عنوان کے تحت صحافی نوین کمار کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہے جس میں وزیر اعظم مودی کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس ویڈیو میں انھیں یہ کہتے سنا جا سکتا ہے کہ 'اس ملک کے وزیر اعظم امبانی کی دعوت اڑاتے پھریں گے اور ہمارے بہادر سپاہی جموں کشمیر میں قربانی دیتے رہیں گے۔' بہت سے صارفین نے لکھا ہے کہ یہ چھپن انچ کی سرکار آخر دہشت گردانہ حملے روکنے میں ناکام کیوں ہے۔ جبکہ کچھ صارفین نے لکھا کہ کہا تو یہ جا رہا تھا کہ جموں کشمیر کو خصوصی حیثیت دینے والے آئین کے آرٹیکل 370 ہٹانے سے دہشت گردی ختم ہو جائے گی لیکن ایسا نظر نہیں آ رہا ہے۔ اس حوالے سے زیادہ تر ٹویٹس ہندی زبان میں ہیں۔ صحافی اور مصنف کی کی سنگھ نے لکھا کہ 'ڈوڈہ میں ہلاک ہونے والے جوانوں میں کیپٹن برجیش تھاپا بھی شامل تھے۔ دہشت گردانہ حملے کی وجہ سے کئی ماؤں کی گودیں اجڑ رہی ہیں۔ ادھر حکومت کے رہنما صنعت کاروں کی شادی کی تقریب میں کھانا کھانے میں مشغول ہیں۔ کیا یہی دن دیکھنے کے لیے عوام نے آپ کو تخت پر بٹھایا تھا؟' دوسری طرف بہت سے صارفین ان حملوں میں پاکستان کے ملوث ہونے کا الزام عائد کرتے ہوئے انڈین حکومت سے پاکستان کے خلاف اسرائیل کی طرز پر کارروائی کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ مونو کمار نے گنگاواسی ایکس ہینڈل سے لکھا کہ 'کس بات کا انتظار ہو رہا ہے امت شاہ جی، کشمیر کے سدھرنے کا؟ سدھرے گا لیکن گاندھی کے راستے سے نہیں، اسرائیل کی طرز پر لڑنا ہوگا، خوفناک ردعمل! حزب اختلاف، اقوام متحدہ کو چیخنے دیں، ہمارے جوانوں کی قربانی ضائع نہیں جانی چاہیے۔'

انڈیا میں رقم کی ادائیگی کا سادہ نظام جو کاروبار کے ساتھ ساتھ فراڈ بھی آسان بنا رہا ہے

پچھلے سات سال سے ہر روز ارون کمار ممبئی کی ایک مصروف سڑک پر پھل بیچتے ہیں۔ یہ روزی کمانے کا کوئی آسان طریقہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'لوٹے جانے کا خوف ہوتا ہے اور میرے پاس لائسنس نہیں تو اس لیے مقامی حکام کسی بھی وقت آ کر میرے سٹور کو مسمار کر سکتے ہیں۔' لیکن پچھلے چار سال میں ان کے کام کا کم از کم ایک پہلو آسان ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'کورونا وائرس سے پہلے سارا لین دین نقد میں ہوتا تھا لیکن اب ہر کوئی یو پی آئی کے ساتھ ادائیگی کرتا ہے۔ کوڈ سکین کریں اور ادائیگی سیکنڈز کے اندر ہو جاتی ہے۔ نقد رقم کو سنبھالنے، گاہکوں کو بقایا پیسے دینے کا کوئی مسئلہ نہیں۔ اس نے میری زندگی اور کاروبار کو آسان بنا دیا۔' یو پی آئی جس کا پورا نام 'یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس' ہے، سنہ 2016 میں انڈیا کے مرکزی بینک اور ملک کی بینکاری صنعت کے تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔ یہ ایک ایپ پر مبنی فوری ادائیگی کا نظام ہے جو صارفین کو پل بھر میں رقم بھیجنے اور وصول کرنے، بلوں کی ادائیگی کرنے اور دیگر ادائیگیوں کے قابل بناتا ہے۔ اس پر بینک کی تفصیلات یا کوئی بھی نجی معلومات درج کرنے کی ضرورت نہیں اور شاید سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ مفت ہے۔ یہ طریقہ اتنا مقبول ہو گیا ہے کہ انڈیا اب سب سے بڑی 'ریئل ٹائم ادائیگی مارکیٹ' ہے۔ مئی میں یو پی آئی سے 14 ارب کا لین دین ہوا جو ایک سال پہلے 9 ارب تک تھیں۔ لیکن مقبولیت اور استعمال میں آسانی نے اسے دھوکے بازوں کے لیے بھی پرکشش بنا دیا ہے۔ دہلی میں واقع 'فیوچر کرائم ریسرچ فاؤنڈیشن' کے بانی ششانک شیکھر کہتے ہیں 'اگرچہ ڈیجیٹل ادائیگی آسان ہے لیکن اس میں کچھ نقائص بھی ہیں۔' شیکھر کا کہنا ہے کہ دھوکے باز لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کرتے ہیں جس میں انھیں اپنا یو پی آئی پن نمبر شیئر کرنے کے لیے قائل کرنا بھی شامل ہے جو ادائیگیوں کی اجازت دینے کے لیے ضروری ہے۔ کچھ دھوکہ بازوں نے جعلی یو پی آئی ایپس بھی بنائی ہیں جو قانونی بینکنگ ایپس کی نقل ہیں اور پھر وہ لاگ ان کی تفصیلات یا دیگر قیمتی معلومات چوری کرتے ہیں۔ شیکھر کہتے ہیں کہ 'جس رفتار سے ملک میں ڈیجیٹل تبدیلی آئی، اس کا مطلب ہے کہ بدقسمتی سے ڈیجیٹل خواندگی اور محفوظ انٹرنیٹ پریکٹس آگے نہیں بڑھ سکی۔' وہ کہتے ہیں کہ جنوری 2020 اور جون 2023 کے درمیان مالی دھوکہ دہی کے تقریباً نصف واقعات میں یو پی آئی سسٹم کا استعمال شامل تھا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اپریل 2023 میں ختم ہونے والے مالی سال میں یو پی آئی سے جڑے دھوکہ دہی کے 95,000 سے زیادہ کیسز تھے جو گذشتہ برس 77,000 تھے۔ شیوکلی بھی ایسے ہی ایک فراڈ کا شکار ہو چکی ہیں۔ وہ ہمیشہ سے سکوٹر لینا چاہتی تھیں لیکن یہ ان کے بجٹ سے باہر تھا تاہم رواں سال کے اوائل میں شمال مشرقی انڈین ریاست بہار میں رہنے والی 22 سالہ شیوکلی نے فیس بک پر فروخت کے لیے ایک سکوٹی دیکھی۔ وہ کہتی ہیں 'میں نے بغیر سوچے سمجھے اس موقع کا فائدہ اٹھایا۔' چند کلک کے بعد وہ مالک سے بات کر رہی تھیں جس نے کہا کہ وہ ادائیگی پر گاڑی کے کاغذات بھیج دے گا۔ شیوکلی نے 200 ڈالر ادا کیے لیکن سکوٹر، جسے عام طور پر انڈیا میں سکوٹی بھی کہا جاتا ہے، انھیں کبھی نہیں ملا۔ شیوکلی کو احساس ہوا کہ انھیں دھوکہ دیا گیا۔ وہ کہتی ہیں کہ 'میں نے سوچا نہیں تھا کہ مجھے دھوکہ دیا جا سکتا ہے کیونکہ میں تعلیم یافتہ ہوں اور جانتی ہوں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے لیکن دھوکہ باز ہوشیار ہیں۔ ان کے پاس اگلے شخص کو قائل کرنے کا فن ہے۔' حکومت اور مرکزی بینک یو پی آئی صارفین کو دھوکہ بازوں سے بچانے کے طریقوں پر غور کر رہے ہیں لیکن فی الحال اگر کوئی متاثرہ فرد معاوضہ چاہتا ہے تو اسے اپنے بینک سے رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ مالیاتی جرائم پر نظر رکھنے والے ڈاکٹر درگیش پانڈے کہتے ہیں کہ 'اس مسئلے کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ زیادہ تر ذمہ داری بینکوں اور ٹیلی کام کمپنیوں پر عائد ہوتی ہے۔ وہ شناخت کی جانچ پڑتال کرنے میں کوتاہی برتتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دھوکہ باز کا سراغ نہیں لگایا جا سکتا۔' لیکن خاص طور پر بینکوں کے لیے چیلنج یہ ہے کہ انھیں کاروبار میں آسانی اور شناخت کی جانچ کے نفاذ کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا لیکن اگر وہ بہت سخت ہوں گے تو معاشرے کا کمزور طبقہ بینکنگ سہولیات سے محروم رہے گا۔' تاہم ڈاکٹر پانڈے کا کہنا ہے کہ دھوکہ دہی کے زیادہ تر معاملوں میں بینک پوری طرح سے قصوروار نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'ایک پیچیدہ سوال ہے کیونکہ مسئلہ بینکوں کا ہے لیکن یہ متاثرہ شخص ہے جو زیادہ تر معاملات میں اپنی تفصیلات دے رہا ہے۔ میں کہوں گا کہ متاثرہ افراد اور بینک دونوں کو نقصان برداشت کرنا چاہیے۔' ان مسائل کے باوجود دیہی علاقوں میں یو پی آئی کو فروغ دیا جا رہا ہے جہاں بینکنگ خدمات تک رسائی مشکل ہو سکتی ہے۔ راجستھان سے تعلق رکھنے والی پونم اونتوال ایک رہنمائی مرکز چلاتی ہیں جہاں لوگوں کو انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل بینکنگ کا استعمال کرنے میں مدد کی جاتی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ 'ہم میں سے زیادہ تر لوگ اتنے تعلیم یافتہ نہیں اور نہ ہی سمارٹ فون کا صحیح استعمال جانتے ہیں۔ میں انھیں سکھاتی ہوں کہ فون اب صرف لوگوں سے بات کرنے کا آلہ نہیں بلکہ یہ ان کے بینک ہیں۔' ان کا خیال ہے کہ یو پی آئی مقامی معیشت کو ترقی دینے میں مدد کرے گا۔ 'مجھ جیسی بہت سی عورتوں کا ایک چھوٹا سا کاروبار ہے جس سے ہم اپنے گھر سے چلاتے ہیں۔ اب ہم یو پی آئی کے ساتھ پیسے بھیج اور وصول کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کے پاس سمارٹ فون نہیں، وہ اپنے لین دین کے لیے میرے مرکز میں آتے ہیں۔' دیہی علاقوں میں قدم جمانے کے ساتھ ساتھ یو پی آئی بیرون ملک بھی پھیل رہا ہے۔ بھوٹان، ماریشس، نیپال، سنگاپور، سری لنکا اور متحدہ عرب امارات میں ریٹیلرز یو پی آئی ادائیگیاں لیں گے اور اس سال فرانس یو پی آئی ادائیگیوں کو قبول کرنے والا پہلا یورپی ملک بن گیا جس کا آغاز آئفل ٹاور کے ٹکٹوں سے ہوا۔ ممبئی میں کمار خوش ہیں کہ انھیں اب نقد رقم کا استعمال نہیں کرنا پڑتا لیکن وہ محتاط رہتے ہیں۔ 'میرے جیسے چھوٹے دکاندار کے لیے یہ (یو پی آئی) پیسہ وصول کرنا بہت آسان بنا دیتا ہے لیکن میں ہمیشہ دھوکے سے ڈرتا ہوں۔ میں خبروں میں سنتا رہتا ہوں کہ کس طرح یو پی آئی دھوکہ دہی بڑھ رہی ہے۔ امید ہے کہ کچھ میکانزم ایجاد ہو جائیں گے تا کہ میرے جیسے چھوٹے دکان دار کو نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے۔'

ہجومی تشدد کے واقعہ کو ہجومی تشدد لکھنے پر ایف آئی آر

روش کمار

ہجومی تشدد کے واقعات کی رپورٹ کیسے کی جائے آج یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے کیوں کہ ہجومی تشدد ہے یا نہیں اسے لے کر پولیس کے الگ بیان ہوتے ہیں، مہلوک کے غمزدہ ارکان خاندان کے بیانات الگ ہوتے ہیں جبکہ میڈیا اور بھیڑ کے بیان بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔ آپ صرف پولیس کے بیان پر ہی بھروسہ نہیں کر سکتے۔ حال ہی میں چھتیس گڑھ کے رائے پور میں ہجومی تشدد کا ایک واقعہ پیش آیا تو بجرنگ دل اور وشوا ہندو پریشد کے لوگ پولیس عہدہ داروں کے خلاف کارروائی کی مانگ کرنے لگے جنھوں نے ایک معاملہ میں ہجومی تشدد کے الزامات عائد کئے۔ دوسری طرف اتر پردیش کے ضلع شاملی میں پولیس نے کچھ صحافیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی ہے کیوں کہ پولیس مانتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنی رپورٹ میں ماب لنچنگ لکھ کر کشیدگی بڑھانے کا کام کیا ہے۔ پولیس سبھی ایسے مذہبی تنظیموں کے خلاف FIR درج نہیں کر پاتی ہے لیکن صحافیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی گئی۔ ہجومی تشدد کو لے کر سپریم کورٹ نے پولیس کے لئے رہنمایانہ خطوط مقرر کئے ہیں اور مرکزی و ریاستی حکومتوں سے کہا کہ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں اس بات کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی جائے کہ ہجومی تشدد یا فرقہ وارانہ تشدد میں شامل ہونے پر سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ لیکن کیا ایسا لگاتار کیا جاتا ہے؟ اب سپریم کورٹ سے پوچھا جائے کہ صحافی کسی واقعہ کو ہجومی تشدد کب کہے، اس کے لئے کس کے بیان پر بھروسہ کریں؟ ہم ان سوالات کے ساتھ ساتھ حالیہ عرصہ میں پیش آئے کچھ واقعات کے بارے میں بھی بات کریں گے جنھیں ہجومی تشدد سے جوڑا جا رہا ہے مگر شروعات ہم 9 جولائی کے ٹیلیگراف اور دی ہندو میں شائع ایک رپورٹ سے کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہم ہجومی تشدد کے پیچھے کارفرما کئی وجوہات میں سے ایک کی سیاست کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ ٹیلیگراف میں سبھاش چوہدری اور دی ہندو میں وجیتا سنگھ کی رپورٹ ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوہ موئترا کے ایک الزام کو لے کر ہے۔ مہوہ موئترا نے اپنے ٹوئٹر پر الزام لگایا ہے کہ بی جے پی کے ایم پی اور مرکزی وزیر جہاز رانی شانتانو ٹھاکر نے اپنے لیٹر ہیڈ پر ایک فارم پرنٹ کیا ہے اور بی ایس ایف سے درخواست کی ہے کہ ایک فرد کو بنگلہ دیش 3 کیلو گرام بیف لے جانے کی اجازت دی جائے اسمگلنگ کا الزام عائد کیا۔ شانتانو ٹھاکر نے اسے قبول کیا لیکن کہا کہ انھوں نے کسی اسمگلر کو پاس دینے کیلئے نہیں کہا ہے۔ بھارت۔ بنگلہ دیش سرحد پر بی ایس ایف اِس پار سے اُس پار جانے والوں کے سامان کی تلاشی لیتی ہے۔ ان ہی چیزوں کو لے جانے دیا جاتا ہے جس کی اجازت گرام پنچایت پہلے سے دیتی ہے۔ اب ان گرام پنچایتوں پر ترنمول کانگریس کا کنٹرول ہے تو سیاست کے حساب سے اجازت دی جاتی ہے۔ یہ سب شانتانو کمار کا بیان ہے ان کا بیان انڈین اکسپریس میں شائع ہوا ہے کہ بی ایس ایف کے ہاتھوں لوگوں کو کس طرح کی پریشانی ہو رہی ہے۔ مکتوب لکھا بی ایس ایف کی طرح سے چھپا ہے کہ ہم لوگوں کو مویشی لے جانے کی اجازت نہیں دیتے لیکن بیف لے جانے سے نہیں روکتے۔ ہندو میں بھی لکھا ہے کہ ترنمول کے کونسلرس، بیف لے جانے کے لئے ہر دن ایسے 80 پاسیس جاری کرتے ہیں۔ بیف لے جانے کیلئے بی جے پی کے ارکان پارلیمان لیٹر لکھ دیتے ہیں۔ ترنمول کانگریس کے کونسلرس بھی کتنی عام بات ہے۔ الیکٹورل بانڈس کا جب پردہ فاش ہوا تب یہ جانکاری نکل کر آئی کہ بی جے پی نے بیف اکسپورٹ کرنے والی کمپنی سے دو کروڑ کا چندہ لیا۔ ہم نے ان مثالوں کا حوالہ اس لئے دیا کیوں کہ اس پگڈنڈی کی تلاش میں جس کے سہارے ہجومی تشدد کے بڑھتے واقعات کو نئے سرے سے رپورٹ کر سکیں۔ آپ کو سمجھا سکیں کہ مغربی بنگال میں کتنا نارمل ہے بی جے پی کے لیڈر کا بیف لے جانے کیلئے مکتوب لکھ دینا لیکن وہیں دوسری ریاستوں میں اسی بیف کو لے کر کچھ لوگ گاؤ رکھشک بن جاتے ہیں اور کسی کو بھی گھیر کر اس کا قتل کر دیتے ہیں۔ پچھلے دس برسوں میں ایسے کئی واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ چار جون کے بعد ہو رہی ماب لنچنگ کے واقعات ملک بھر میں رپورٹ ہو رہے ہیں مگر ان میں سے کچھ کی بات کرنے سے پہلے ہم ایک پرانے واقعہ سے شروع کرنا چاہتے ہیں جو اس بحث کو ٹارچ کی روشنی دکھانے کا کام کر سکتی ہے۔ جون 2018ء میں یو پی کے ہاپور میں گاؤ کشی کی افواہ کے بعد بھیڑ نے 42 سال کے قاسم قریشی کا قتل کر دیا۔ اس حملہ میں 62 سالہ سمیع الدین بُری طرح زخمی ہوئے مگر بچ گئے۔ یہ معاملہ ماب لنچنگ کا تھا مگر ایف آئی آر میں اسے موٹر سائیکل حادثہ بتا دیا گیا۔ سمیع الدین سپریم کورٹ گئے، عدالت نے میرٹھ رینج کے آئی جی سے کہا کہ ہجومی تشدد کے واقعات کو لے کر جو رہنمایانہ خطوط طے کئے گئے اس کی بنیاد پر اس واقعہ کی جانچ کی جائے۔ اس سال مارچ میں مقامی عدالت نے قاسم قریشی کے قتل کے معاملہ میں دس لوگوں کو خاطی پایا اور عمر قید کی سزا سنائی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج شویتا ڈکشٹ نے اپنے ایک سوستاون صفحات پر مشتمل فیصلے میں لکھا ہے کہ جس طرح سے ایک بے قصور شخص قاسم قریشی کو مارا گیا وہ سارے سماج کیلئے ایک خطرہ ہے چیلنج بھی ہے۔ ہم نے یہ جانکاری دی وائر کے عمر راشد کی رپورٹ سے لی ہے اس کیس کو سپریم کورٹ کے وکیل ویریندر گروور نے لڑا۔ کئی رپورٹس میں ویریندر گروور کا نام بھی نہیں ہے۔ یہ ٹھیک بات نہیں ہے۔ ہاپور کورٹ نے پولیس کی تحقیقات پر کئی سنگین سوالات اُٹھاتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کے رہنمایانہ خطوط پر عمل آوری نہیں کی گئی۔ ملزمین کی پہچان پریڈ نہیں کروائی گئی تب یہ پریڈ کروائی گئی جب سمیع الدین اس کے لئے سپریم کورٹ گئے اور حکم لے کر آئے۔ جج شویتا ڈکشٹ نے لکھا ہے کہ 16 جون 2018ء کے واقعہ کے بعد ایف آئی آر لکھتے ہوئے پولیس نے سمیع الدین کے بھائی یٰسین پر دباؤ ڈالا، غلط جانکاریاں جوڑی گئیں کہ قریشی کی موت موٹر سائیکل حادثہ میں ہوگئی۔ کورٹ نے کہا کہ قاسم قریشی اور سمیع الدین پر گائے کا گوشت لے جانے کی افواہ کے بعد جان لیوا حملہ ہوا تھا نہ کہ موٹر سائیکل حادثہ ہوا تھا۔ پوری تحقیقات کے دوران موٹر سائیکل کے مالک کا موٹر سائیکل کے نمبر تک کا ذکر نہیں تھا تو یہ حال ہے پولیس کا اس کی تحقیقات کا۔ اگر سپریم کورٹ نے حکم نہیں دیا ہوتا تو کیا یہ سب سامنے آتا؟ اب آتے ہیں شاملی معاملہ میں جہاں پولیس کہتی ہے کہ ماب لنچنگ نہیں ہوئی ہے لیکن کچھ صحافیوں نے سوشل میڈیا اور یوٹیوب چیانل پر ایف آئی آر اور ارکان خاندان سے بات چیت کی بنیاد پر یہ بات کہی ہے۔ کیا ہجومی تشدد لکھنے پر صحافیوں کے خلاف FIR ہونی چاہئے یا جو بھی اس طرح کے واقعات میں شامل رہے ہیں انھیں سزا دلانے پر زور ہونا چاہئے یا صحافیوں کے خلاف ایف آئی آر ہونی چاہئے۔ اس حساب سے تو ہاپور کے واقعہ سے پہلے جن صحافی نے ماب لنچنگ لکھا تھا انھیں پولیس کی بات مان کر موٹر سائیکل حادثہ ہی لکھنا چاہئے تھا۔ اسکرول نے شاملی کے تھانہ بھون کے اسٹیشن ہاؤز آفیسر سے بات کر کے لکھا ہے کہ یو ٹیوب چیانل ہندوستانی میڈیا کے خلاف ایف آئی آر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق چیانل نے بھیانک معلومات منظر عام پر لائی۔ یہ چیانل بہار کے صحافی صدف کامران کا ہے اس کے 3 لاکھ سبسکرائبرس ہیں۔ کامران کا کہنا ہے کہ انھوں نے خاندان والوں سے بات کی تھی جو ایف آئی آر میں لکھا ہے اس کی بنیاد پر رپورٹ بنائی۔ کامران کا یہ بھی کہنا ہے کہ میں نے نیوز کی رپورٹنگ کی ہے تو ایف آئی آر کیسے ہوتی ہے یہ بات ٹھیک ہے۔ اس ایف آئی آر سے پہلے پولیس نے 6 جولائی کو ایک اور ایف آئی آر درج کی تھی جس میں صحافی ذاکر علی تیاگی وسیم اکرم تیاگی کے علاوہ تین دیگر لوگوں پر سوشل میڈیا پر خطرناک جانکاری پھیلانے کے الزام میں ایف آئی آر کی۔ ان تینوں کے نام ہیں آصف رانا، سیف الہ آبادی اور احمد رضا خان۔ ایف آئی آر میں فیروز کے خاندان والوں نے الزام عائد کیا کہ وہ کچھ کام سے آریہ نگر گیا تھا جہاں کچھ لوگوں نے اس کو پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا۔ شاملی کے ایس پی ابھیشک نے بھی اسکرول سے کہا ہے کہ ماب لنچنگ کا کیس نہیں ہے۔ فیروز کسی کے گھر میں گھسنے کی کوشش کر رہا تھا، اس دوران پیٹا گیا، پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ کشیدگی پھیلانے کے ارادے سے سوشل میڈیا پر ماب لنچنگ کا معاملہ بنایا گیا۔ پریس کلب آف انڈیا، انڈین ویمن پریس کو اور آن لائن نیوز میڈیا کے ادارہ Digipub نے صحافیوں کے خلاف ایف آئی آر کی مذمت کی ہے۔ Digipub نے کہا ہے کہ جن پت میں نیوز شائع کرنے پر صحافی کے خلاف ایف آئی آر درج کرنا فوجداری قانون کا بیجا استعمال ہے۔ پولیس کو ایف آئی آر واپس لینی چاہئے۔

سوالات کے جواب کون دے گا

پی چدمبرم
(سابق مرکزی وزیر داخلہ وفینانس)

حکومت نے من مانی کرتے ہوئے تین فوجداری قوانین کو نہ صرف تبدیل کیا بلکہ ان کے خالص ہندی اور سنسکرت نام بھی رکھے۔ یہاں تک کہ ان بلز کے انگریزی ورژن میں بھی ہندی اور سنسکرت نام ہی اختیار کئے گئے جس سے اس کی نیت اور ارادوں کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ اس بحث کے بعد کہ حزب اختلاف (اپوزیشن جماعتوں) نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں بائیکاٹ کیا (اچھی وجوہات کی بناء پر) انڈین پینال کوڈ (تعزیرات ہند) 1860، کریمنل پروسیجر کوڈ (ضابطہ فوجداری) 1973 اور انڈین ایویڈنس ایکٹ 1872 کو تبدیل کرنے (اور دوبارہ نافذ کرنے) کیلئے تین بلز منظور کئے گئے۔ دلچسپی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ نئے بلوں کو ہندی یا سنسکرت میں نام دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ان بلوں کے انگریزی ورژن میں بھی یہی نام ہیں۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے بھی ان بلوں کو منظوری دے دی اور حکومت نے آگاہ کیا کہ نئے قوانین یکم جولائی 2024ء سے نافذ العمل ہو جائیں گے اور نافذ العمل ہو بھی گئے۔ کئی گوشوں سے ان نئے قوانین کی سخت مخالفت کی گئی۔ حکومت نے اپوزیشن کے دلائل کو غیر متعلقہ اور محرک قرار دے کر مسترد کر دیا یعنی اُس کا کہنا تھا کہ اپوزیشن کے اعتراضات غیر واجبی ہیں اور اپوزیشن تنقید برائے تعمیر نہیں بلکہ تنقید برائے تنقید کر رہی ہے۔ اس کے ارادے اور نیک ٹھیک نہیں ہے۔ اگرچہ حکومت نے ان بلوں پر سخت موقف اختیار کیا ہے لیکن وہ اپوزیشن کی مزاحمت کو کم نہ کر سکی۔ دو ریاستی حکومتوں نے تو اعلان کر دیا ہے کہ وہ اپنے متعلقہ ریاستی مقننہ میں ان بلوں میں یقیناً ترمیم کریں گی۔ اس ضمن میں جنوبی ہند کی ریاست ٹاملناڈو کی حکومت نے بلوں میں تبدیلیوں کیلئے اندرون ماہ تجاویز پیش کرنے ایک رکنی کمیٹی مقرر کی ہے۔ کرناٹک اور دوسری ریاستی حکومتیں بھی اسی طرح کی راہ اختیار کر سکتی ہیں۔ ایسے میں خاص طور پر حقائق عوام کے سامنے لانا اور ان سے یہ پوچھنا ضروری ہو گیا کہ آپ لوگ ان بلوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو مرکزی حکومت نے من مانی کرتے ہوئے منظور کئے (اکثر ماہرین قانون کے مطابق یہ تینوں بلز غریبوں، اقلیتوں اور دلتوں کیلئے نقصاندہ ہیں۔ ان بلز کے ذریعہ پولیس کے اختیارات میں بیجا اضافہ کیا گیا ہے)۔

فوجداری قانون دستور کی متوازی فہرست میں ایک موضوع ہے۔ اس ضمن میں ایک اہم بات عرض کرنا ضروری ہے کہ پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ دونوں اس موضوع پر قانون سازی کے اہل ہیں۔ بلاشبہ اگر پارلیمنٹ کی طرف سے بنایا گیا قانون اور ریاستی مقننہ کی جانب سے بنایا گیا قانون ناگوار ہے تو دستور کی دفعہ 254 اپنی طرف متوجہ ہوگی تاہم یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ریاستی مقننہ کے ایک قانون بنانے کے بعد پیدا ہوگا۔ اس میں عدم مطابقت تھی اور صدر نے ریاستی مقننہ کے منظورہ قانون کی منظوری نہیں دی۔ دریں اثناء نئے قوانین کی مخالفت کرنے والوں کی جانب سے اُٹھائے گئے سوالات کو سننا اور اُن کا جواب دینا ضروری ہے۔ بدقسمتی سے مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ یا پارلیمنٹ کے باہر جواب دینے سے انکار کیا ہے۔ یہاں پھر سوالات پیدا ہوتے ہیں:

1. کیا یہ صحیح ہے کہ تین نئے قوانین کی دفعات کا بڑا حصہ ان تین قوانین سے نقل اور چسپاں (کاپی اینڈ پیسٹ) کیا گیا ہے جنھیں تبدیل کیا گیا تھا؟ کیا یہ درست ہے کہ آئی پی سی اور سی آر پی سی کا 95-90 فیصد اور ایویڈنس ایکٹ کا 99-95 فیصد حصہ نئے قوانین میں برقرار رکھا گیا ہے اور ہر سیکشن کو دوبارہ نمبر دیا گیا ہے؟ اگر چند اضافہ موجودہ قوانین میں حذف اور تبدیلیوں کی ضرورت تھی تو کیا ترامیم کے ذریعہ وہی نتیجہ حاصل نہیں کیا جا سکتا تھا؟ کیا یہ دعویٰ کہ حکومت نے نو آبادیاتی میراث کو ختم کر دیا ہے ایک کھوکھلا دعویٰ تو نہیں؟

2. اگر حکومت کا ارادہ فوجداری قوانین پر مکمل نظر ثانی تھا تو لاء کمیشن کا حوالہ دینے کیلئے وقتی طور پر قابل احترام عمل کیوں نہیں کیا گیا؟ کیا لاء کمیشن حکومت اور پارلیمنٹ کے غور و خوض کیلئے تمام STAKE HOLDERS سے مشورہ کرنے اور مسودہ بل کے ساتھ اپنی سفارشات پیش کرنے والا سب سے زیادہ قابل عمل ادارہ نہیں تھا؟ لاء کمیشن کو بائی پاس کیوں کیا گیا اور یہ کام ایک کمیٹی کے تفویض کیا گیا جس میں جز وقتی ارکان شامل تھے جو کہ ایک کے سواء مختلف یونیورسٹیز میں کل وقتی پروفیسرس کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔

3. کیا نئے قوانین فوجداری قانون کے جدید اُصولوں سے مطابقت رکھتے ہیں؟ کیا نئے قوانین میں گزشتہ دس برسوں میں دیئے گئے تاریخی فیصلوں میں سپریم کورٹ سے وضع کردہ ترقی پسند اُصولوں کو تسلیم کیا گیا ہے اور ان کو شامل کیا ہے؟ کیا نئے قوانین کی متعدد دفعات ہندوستان کے آئین کے خلاف ہیں جیسا کہ سپریم کورٹ نے تشریح کی ہے؟

4. نئے قانون نے سزائے موت کو کیوں برقرار رکھا ہے حالانکہ سزائے موت کا جہاں تک تعلق ہے کئی جمہوری ملکوں میں سزائے موت کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیوں ایک ظالمانہ اور غیر انسانی قید تنہائی کی سزا متعارف کروائی گئی؟ ناجائز تعلقات اور مرضی سے زنا کے جرم کو فوجداری قانون میں واپس کیوں لایا گیا ہے؟ کیا ہتک عزت کو فوجداری جرم کے طور پر برقرار رکھنا ضروری تھا؟ دوسرے شخص کی رضامندی کے بغیر ہم جنسوں کا رشتہ اب جرم کیوں نہیں رہا۔ کیا کمیونٹی سرویس کی سزا کی وضاحت کرنا یا کم ازکم کمیونٹی سرویس کی مثالیں دینا ضروری نہیں تھا؟

5. آخر کیوں غداری و بغاوت کے جرم کو بڑھایا اور برقرار رکھا گیا؟ دہشت گردی کے جرم کو عام فوجداری قانون میں کیوں لایا گیا ہے جبکہ ایک خصوصی ایکٹ ہے جسے غیر قانونی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ کہا جاتا ہے؟ انتخابی جرائم کو نئے قانون میں کیوں شامل کیا گیا ہے جبکہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 اور عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کے نام سے خصوصی قوانین موجود ہیں؟

6. کیا نئے قوانین نے پولیس کو کسی شخص کو گرفتار کرنے اور اس شخص کی تحویل حاصل کرنے کیلئے زیادہ اختیارات نہیں دیئے گئے؟ کیا قانونی حیثیت اور گرفتاری کی ضرورت کا جائزہ لینے کیلئے کسی مجسٹریٹ کو پابند کرنا ضروری نہیں تھا، کیا ضمانت کی دفعات موثر طریقہ سے مجسٹریٹ کو گرفتاری کے بعد 40/60 دنوں کیلئے ضمانت سے انکار کرنے کا تقاضا کرتی ہیں؟

اور بہت سے سوالات ہیں۔ سوالات پوچھنے اور جوابات حاصل کرنے کا پلیٹ فارم کون سا ہے؟ حکومت کی جانب سے ابھی تک کسی نے مذکورہ سوالات کے جوابات نہیں دیئے ہیں۔

وشال گڑھ کی واردات نفرتی سیاست کا مظہر ہے

کل جماعتی وفاق مہاراشٹر

کل جماعتی وفاق مہاراشٹر کے صدر ضیاء الدین صدیقی نے اپنے ایک پریس بیان میں کہا ہے کہ وشال گڑھ ضلع کولہاپور کی واردات نفرتی و انتخابی سیاست کی پیداوار ہے صدر کل جماعتی وفاق مہاراشٹر نے وشال گڑھ کے گجھاپور گاؤں کے مکانات اور کاروبار پر حملہ کی و مسجد کی بے حرمتی کیے جانے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے حملہ آوروں کو فوری گرفتار کرنے اور انہیں عدالتی نظام کے تحت لانے کا مطالبہ کیا ہے وشال گڑھ درگاہ و کاروبار کو اتی کرمن بتلایا جا رہا ہے جبکہ اس ضمن میں مقدمہ ممبئی ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے اسکے باوجود سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لیے نفرتی سرگرمیاں رواں رکھنا ملک وقوم کے لئے نقصاندہ ہی مانا جائے گا بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ مزار صدیوں سال قدیم ہے اسے آتی کرمن آج کیسے مانا جائے گا۔ صدر کل جماعتی وفاق مہاراشٹر نے حکومت مہاراشٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری قانون و دستور کو بنائے رکھنے کی مخلصانہ کوشش کرے۔ نفرتی سیاست سے اُٹھ کر ٹھوس اقدامات پر توجہ دے اسلاموفوبیا کے زیر اثر ایک طرفہ کارروائیوں کو انجام دینے سے پرہیز کرے مہاراشٹر بالخصوص وشال گڑھ اور اسکے اطراف کے ماحول کو پرامن بنائے رکھنے میں اپنی ذمہ داری پوری کرے پولس و انتظامیہ تحقیقات شفافیت کے ساتھ انجام دے۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

وشال گڑھ جیسے واقعات حکومت کی ناکامی اور اس کی فرقہ وارانہ سوچ کی عکاسی کرتے ہیں: فورم فار مہاراشٹر مسلمس

ممبئی: 17 جولائی: فورم فار مہاراشٹر مسلمس نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ''وشال گڑھ جیسے واقعات حکومت کی ناکامی اور اس کی فرقہ وارانہ سوچ کی عکاسی کرتے ہیں''۔فورم کے ذمہ داروں نے کولہا پور کے وشال گڑھ درگاہ احاطے کی مسجد میں فرقہ پرست عناصر کی تخریبی ومنافرت سے پرسرگرمی اور مسلم بستی میں تشدد کو ریاست کے امن کے لئے خطرناک قرار دیا ہے۔فورم نے میڈیا کو دیئے اپنے بیان میں کہا کہ فرقہ وارانہ منافرت نے انصاف پسند شہریوں کو تشویش میں مبتلا کردیا ہے اور ان کے بار بار متنبہ کئے جانے کے باوجود حکومت اس طرح کے واقعات کو روکنے کیلئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھا رہی ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ریاست میں امن وامان کے قیام اور اقلیتوں کے تحفظ کی آئینی ذمہ داری سے حکومت پہلوتہی کررہی ہے۔اگر یہ محض الزام ہے تو پھر اسے اپنی پوزیشن کو واضح کرنا چاہئے نیز یہ بتانا چاہئے فرقہ وارانہ تشدد اور منافرت پھیلانے والوں کو کھلی چھوٹ کیوں ملی ہوئی ہے؟۔فورم نے کہا وشال گڑھ درگاہ ومسجد پر پتھراؤ اور مسلم بستیوں میں تشدد افسوسناک ہے اور شر پسند فسادیوں کی منافرت اور تشدد کی کارروائی سے ریاست کا ماحول بگڑ سکتا ہے۔فورم نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس طرح کی کارروائی سے مشتعل ہوئے بغیر اس کے خلاف آواز بلند کریں۔اصل میں فرقہ پرست، شدت پسند عناصر انہیں مشتعل کرکے اپنے ایجنڈے کو بروئے کار لانا چاہتے ہیں۔فورم نے حکومت اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ فرقہ پرستوں کو کنٹرول کرے اور مسلمانوں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔فورم کا خیال ہے کہ ''تشدد اور امن وامان کی بگڑتی صورتحال سے ریاست کی ترقی متاثر ہوگی''۔اگر حکومت ریاست کی ترقی چاہتی ہے تو اسے شرارت پسندوں کو سلاخوں کے پیچھے پہنچا کر امن وامان کی صورتحال کو درست کرنے کی جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے۔فورم کے ذمہ داروں کہا کہ کوئی معاملہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے تو نجی طور پر کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی کیا ضرورت ہے اور حکومت اسے کیوں نہیں روک رہی ہے۔مہاراشٹر میں ان دنوں تشدد کے متعدد واقعات سامنے آرہے ہیں جس سے پولس انتظامیہ کی کارکردگی پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔اس طرح کے حالات ریاست کے حق میں نہیں ہے۔اس سے جہاں ایک طرف امن وامان کی صورتحال خراب ہوگی تو دوسری جانب ریاست اور حکومت کی ساکھ بھی متاثر ہوگی۔فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کے جوائنٹ پریس ریلیز کے ذریعہ یہ بیان دیا گیا ہے۔پریس ریلیز دینے والوں میں مولانا حافظ الیاس خان فلاحی امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند، مولانا محمود احمد دریا آبادی جنرل سکریٹری علماء کونسل، ابوعاصم اعظمی ایم ایل اے وصدر سماج وادی پارٹی مہاراشٹر، مولانا حافظ سید اطہر، عالم دین اہل سنت والجماعت صدر علماء ایسوسی ایشن ممبئی، مہاراشٹر، مولانا حلیم اللہ قاسمی، جنرل سکریٹری جمعیۃ علمائے ہند مہاراشٹر فرید شیخ صدر امن کمیٹی ممبئی، عبدالحفیظ پترکار جالنہ، مولانا ظہیر عباس رضوی نائب صدر شیعہ پرسنل لاء بورڈ، ڈاکٹر سعید احمد فیضی، ناظم عمومی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر، مولانا مفتی حذیفہ قاسمی ناظم تنظیم جمعیت علمائے ہند مہاراشٹر، مولانا آغاروح ظفر، امام خوجہ جماعت ممبئی، مولانا انیس اشرفی رضا فاؤنڈیشن ممبئی، مولانا نظام الدین فخر الدین، ممبر مسلم پرسنل لا بورڈ پونہ، ہمایوں شیخ ناظم ممبئی جماعت اسلامی ہند، شیخ عبدالمجیب کوآرڈینیٹر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس، شاکر شیخ، کو کوآرڈینیٹر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس شامل تھے۔

وشال گڑھ کی مسجد پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کے خلاف

جلگاؤں میں زبردست احتجاج، کارروائی اور معاوضے کا مطالبہ

جلگاؤں: 17 جولائی (شیخ زیان احمد) شہر کے مختلف سیاسی اور سماجی کارکنوں نے کلکٹر، گورنر، وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ کے توسط سے مطالبہ کیا ہے کہ مسجد، درگاہ اور اقلیتی برادری کے افراد کے اہل خانہ کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔حکومت 14 جولائی کو وشال گڑھ میں پرتشدد ماحول کے متاثرین کو معاوضہ دے۔

چھترپتی شیواجی مہاراج کو خراج تحسین

بیان دینے سے پہلے تمام کارکنان کلکٹر کے دفتر پہنچے اور شری چھترپتی شیواجی مہاراج کو گلہائے عقیدت پیش کیے اور ان کے نام پر ریاست میں پرتشدد ماحول پیدا کرکے اقلیتوں کو نقصان پہنچانے والوں کے لیے دعا کی۔

ضلع مجسٹریٹ کا بیان

چونکہ کلکٹر میٹنگ میں مصروف تھے، اس لیے ڈپٹی کلکٹر سوپان کا سارنے درخواست پر اتفاق کیا اور حکومت کو اپنے جذبات سے آگاہ کیا۔

وفد میں شامل

فاروق شیخ، سید چاند، مظہر پٹھان، احمد سر، بابا دیشمکھ، سلیم انعامدار، ندیم قاضی، فیروز شیخ، جمیل شیخ، مجاہد خان، انور خان، طاہر شیخ، شیخ عرفان نوری، ادریس قادر، کوثر کاکر، یوسف خان، مولانا عمر، راجہ مرزا، محمد عامر، شیخ تنویر، ظفر مرزا، شعبان فیض، قاسم عمر، نظام شیخ، شریف شیخ، سلمان کھاٹک، انیس پٹیل، صادق خان، مبارک ملتانی، محمد صادق بانڈ، ایڈووکیٹ ایوب خان، مولانا حسین حسین صابری اور دیگر نے شرکت کی۔تصویر میں مسلم کارکنان چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمے کے پاس جمع ہوئے۔ 2) فاروق شیخ، بابا دیشمکھ، فیروز شیخ، احمد سر، سلیم انعامدار، عرفان نوری، مظہر خان وغیرہ ریذیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر کو بیان دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

آروگیہ جاگرتی کی جانب سے ڈاکٹر سہیل ذکی الدین کی سماجی خدمات کا اعتراف

اورنگ آباد: 17 جولائی: مورخہ 17 جولائی 2024۔آروگیہ جاگرتی ایسوسی ایشن (این جی او) پچھلے 14 سالوں سے کینسر فری سوسائٹی، کینسر فری مہاراشٹر کے تصور کے ساتھ ریاست بھر میں مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کررہی ہے۔یہ تنظیم آروگیہ جاگرتی کے نام سے ایک میگزین بھی شائع کرتی ہے جس میں صحت سے متعلق ماہر ڈاکٹروں کے مضامین، مہاراشٹر حکومت کی صحت سے متعلق پالیسیاں، فیصلے، جی۔آر مختلف اسکیمیں بھی شائع کی جاتی ہیں۔آخری مرحلے کے کینسر کے مریضوں کے لیے اس تنظیم کے ذریعے امید کینسر پیلی ایٹوسینٹر (کیئر سینٹر) بھی شروع کیا گیا ہے۔سماج کے مختلف شعبوں میں بے لوث خدمات انجام دینے والے افراد کے کاموں کو سراہنے کے لیے تنظیم ایوارڈ دے کر ان کی عزت افزائی کرتی ہے۔اس سال تنظیم نے ڈاکٹر سہیل ذکی الدین کا انتخاب کیا ہے۔ڈاکٹر سہیل ذکی الدین گزشتہ 25 سالوں سے متواتر سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جن میں خون کا عطیہ کیمپ، اسکول کے طلباء لیے ہیلتھ چیک اپ کیمپ، منشیات کی لت سے بچاؤ مہم، بزرگ شہریوں کے لیے آئی چیک اپ کیمپ، معذور افراد کے لیے روزگار کیمپ کا انعقاد اور سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کی مدد اور غریب اور نادار بچوں کی تعلیم جیسے اہم کام شامل ہیں۔۔وہ مراٹھواڑہ کالج آف ایجوکیشن میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں اور شہر کی کئی نامور این جی اوز سے وابستہ ہیں۔وہ لائنز کلب، آدھار انسٹی ٹیوٹ، اورنگ آباد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، امید کلچرل فاؤنڈیشن، سیلف لیس ہیلپنگ ہینڈز، بشر نواز میموریل فاؤنڈیشن، ادبی محفل، شیعہ سنی اتحاد فورم، ایجوکیشن ایکسپو جیسی مختلف تنظیموں میں بطور ٹرسٹی کام کررہے ہیں۔حال ہی میں مراٹھواڑہ کالج آف ایجوکیشن ڈاکٹر رفیق زکریا کیمپس روضہ باغ اورنگ آباد میں آروگیہ جاگرتی کے صدر ڈاکٹر شیخ افسر اور سید ماجد نے مراٹھواڑہ کالج آف ایجوکیشن کے پرنسپل انچارج ڈاکٹر شیخ عمران رمضان اور ڈاکٹر انصاری خورشید احمد کی موجودگی میں ڈاکٹر سہیل ذکی الدین کے سماجی کاموں کو سراہتے ہوئے انہیں ایوارڈ سے نواز کر عزت افزائی کی۔

طلباء تنظیم SIO کی تعمیر اخلاقی مہم کے تناظر میں مرکزی سیکرٹری کا جلگاؤں دورہ

جلگاؤں: 17 جولائی: اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO) کی جاری ملک گیر اخلاقی مہم بعنوان ''ایک جہان نو تراشیں گے بلند کردار سے'' کا دائرہ وسیع ہے۔یکم جولائی سے 10 جولائی تک اس کا انعقاد عمل میں آیا ہے۔جس ضمن میں SIO کے مرکزی سیکرٹری سلطان حسین صاحب کی جلگاؤں شہر آمد پر مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا اسکول وکالج لیکچر، سیمینار، کیڈر میٹ، خطاب عام وغیرہ۔اگرچہ اخلاق وکردار کو کسی مخصوص مدت سے پابند نہیں کیا جاسکتا ہے۔یہ کام مستقل طور پر جاری رہنا چاہئے۔اس طرح کا پیغام اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا طلباء ونوجوانوں کی تنظیم کے قومی سکریٹری سلطان حسین نے دیا۔موصوف شہر جلگاؤں کی آمد کے موقع پر انہوں نے کہا کہ آج موجودہ سماج اخلاق وکردار سے دور ہورہا ہے۔سوشل میڈیا کا استعمال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس کے منفی اثرات انسانی زندگیوں پر نمایاں طور پر نظر آرہے ہیں۔انسان نے خود کے بارے میں سوچنا بند کردیا ہے سماج اور معاشرے کے بارے میں کیا سوچے گا۔مغربی تہذیب نے انسان کو پستی کا شکار بنا دیا ہے۔ایسے میں اخلاقی تربیت وقت کی ضرورت ہے اس وقت مشرقی اور ملکی تہذیب کا تقاضہ ہے کہ نوجوان جو ملک وقوم کا سرمایہ ہیں ہوش کے ناخن لیں خود بھی راہ راست پر چلیں اور دوسروں کو بھی اخلاق وکردار کا پیغام دیں۔اس موقع سے ایس۔آئی۔او مہاراشٹر نورتھ کے سابق صدر حلقہ وجماعت اسلامی ہند ضلع جلگاؤں کے ناظم سہیل امیر صاحب بھی موجود رہے سہیل امیر صاحب نے بھی طلبہ کو اخلاقی قدروں کی اہمیت اور اخلاقی زندگی پر رہنمائی کی۔سماج میں بڑھتی اخلاقی گراوٹ کو دور کرنے اور نوجوانوں کو اس بیماری سے بچانے کیلئے ملک بھر میں SIO مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کررہی ہے جس میں ملک کے تمام کیمپسس، یونیورسٹیوں، کالجوں وغیرہ میں جاکر طلباء ونوجوانوں سے ملاقاتیں کر اخلاق وہ کردار سازی کی باتیں کی جارہی ہے۔

پاکستان میں جیل میں ہونے والی اموات نے

قیدیوں کو دی جانے والے سہولیات پر شکوک پیدا کیئے

حیدرآباد۔17/جولائی۔ایم این این۔ ایک وکیل نے عدالت میں اپیل دائر کی ہے کہ حیدرآباد پولیس کو حکم دیا جائے کہ وہ حیدرآباد سنٹرل جیل کے نامزد اہلکاروں کے خلاف چار ماہ سے بھی کم عرصے میں پانچ قیدیوں کی مشتبہ موت کے معاملے میں ایف آئی آر درج کرے۔ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ نے ہفتہ کو اس سلسلے میں ضلعی پولیس کے دو متعلقہ پولیس اہلکاروں کو 18 جولائی کے لیے نوٹس جاری کردیا۔شکایت کنندہ ایڈووکیٹ سرمد ستار لغاری نے الزام لگایا کہ جیل حکام کی بدتمیزی اور لاپرواہی نے سینکڑوں قیدیوں کی جانیں لے لی ہیں۔تاہم، انہوں نے جیل سپرنٹنڈنٹ شکیل ارباب، وارڈن راون خان اور لیاقت یونیورسٹی ہسپتال کے دو افسران بشمول فہیم احمد میمن اور سید اشفاق پر الزام لگانے کے لیے بیمار قیدیوں کی حالیہ پانچ اموات کا حوالہ دیا۔ایک بے نام ریزرو انسپکٹر پر بھی الزام لگایا گیا ہے۔لغاری کے مطابق ایک زیر سماعت قیدی غلام شبیر بیمار ہوا اور اس کے بعد 28 فروری کو انتقال کرگیا۔ایک اور یوٹی پی میر حسن کی موت 15 اپریل کو ہوئی۔اسی طرح مہر حسین 21 مئی، احمد آریسر 5 جون اور 25 جون کو غلام مصطفیٰ کا انتقال ہوا۔ہسپتال نے ان تمام قیدیوں کی موت کی وجہ دل کا دورہ پڑنا بتایا۔''تمام لوگ بالآخر مرجاتے ہیں کیونکہ دل کی دھڑکنیں رک جاتی ہیں۔لیکن اس مرنے والے مریض کی صحت کیا تھی؟ انہیں بروقت اور معیاری طبی علاج فراہم کیا گیا۔یہ سوالات لاجواب ہیں۔لغاری نے دعویٰ کیا کہ مہر حسین کے اہل خانہ نے کئی بار جیل حکام سے رابطہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ متوفی قیدی کو ہسپتال منتقل کردیں کیونکہ ان کی طبیعت ناساز تھی اور اسے فوری علاج کی ضرورت تھی۔تاہم، اس نے الزام لگایا، اہلکاروں نے حسین کو ایل یو ایچ منتقل کرنے سے انکار کردیا کیونکہ اس کے خاندان نے رشوت دینے سے انکار کردیا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ جیل میں بہت سے مریض ایسے رویہ اور افسران کے رشوت مانگنے کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ جیل کے اندران مریضوں کی صحت کی حالت مزید خراب ہوجاتی ہے۔''انہیں اسپتال لے جایا جاتا ہے جب یہ یقینی ہوجاتا ہے کہ ان کے زندہ رہنے کے امکانات بہت کم ہیں۔''وکیل نے افسوس کا اظہار کیا کہ ماضی میں بھی ایسی ہی شکایات متعلقہ فورمز پر دی گئی ہیں۔''لیکن یہ بتاتا تکلیف دہ ہے کہ ابھی تک کوئی مثبت ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔''انہوں نے عدالت سے درخواست کی کہ وہ بلدیہ پولیس اسٹیشن، دائرہ اختیار/ پولیس کو عوامی مفاد میں ایف آئی آر کے اندراج کے لیے اپنا بیان ریکارڈ کرنے کا حکم دے۔

گلگت بلتستان کے رہنما نے مقامی لوگوں کو درپیش اہم مسائل پر روشنی ڈالی

گلگت سٹی۔17/جولائی۔ایم این این۔پاکستان کے زیر قبضہ گلگت بلتستان (پی او جی بی) کے مقامی رہنما نواز خان ناجی نے گلگت بلتستان کے عوام کو درپیش مختلف مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے ایسے اہم اقدامات کی تجویز پیش کی جو انتظامیہ کو فوری طور پر شروع کرنے چاہئیں۔ حال ہی میں گلگت میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں، ناجی نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مقامی لوگوں کو درپیش مسائل کو اٹھایا اور انتظامیہ کو ٹیکس پالیسی پر تنقید کا نشانہ بنایا جو کہ عام آدمی پر بوجھ تو ہے لیکن اشرافیہ کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔کانفرنس کے دوران، انہوں نے ایسے اہم اقدامات کی تجویز پیش کی جنہیں انتظامیہ کی طرف سے فوری طور پر شروع کیا جانا چاہیے اگر مقامی لوگ پی او جی بی میں صورتحال میں بہتری کے خواہاں ہیں۔ڈبلیوٹی وی کی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ پی او جی بی کی ٹیکس پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے مقامی رہنما نے انکشاف کیا کہ پی او جی بی میں کئی اشرافیہ ٹیکس چوری کرنے کا انتظام کررہے ہیں، جس کی وجہ سے پیسہ وہاں نہیں لگایا جا رہا جہاں لوگوں کی بہتری کے لیے اس کی اشد ضرورت ہے۔عام آدمی اور اشرافیہ کے درمیان ٹیکس کی ادائیگی میں تفاوت کو اجاگر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ امیر اور غریب کے درمیان آمدنی کے بڑے فرق کو اسی وقت کم کیا جاسکتا ہے جب امیروں پر مناسب طریقے سے ٹیکس عائد کیا جائے۔کئی تنظیمیں اور افراد گلگت بلتستان کو اپنے سیاہ فاموں کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال کررہے ہیں۔باہر کے لوگوں کی طرف سے بہت سی سرمایہ کاری ہوتی ہے، اس لیے اس کا فائدہ بھی گلگت بلتستان سے نکل رہا ہے۔ناجی نے مزید کہا، یہاں کے لوگ پھر سے باہر رہ گئے ہیں اور گلگت کے وسائل استعمال کیے گئے ہیں لیکن آخر کار لوگوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ یہاں تو شاید کچھ دفاعی اہلکاروں کو فائدہ ہوا ہو، لیکن عام لوگوں کو نہیں ہوا۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ غریب عوام کو، آخرکار، معیشت میں سب سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے، اور اشرافیہ جو عیش وعشرت سے لطف اندوز ہوتے ہیں ان پر ٹیکس لگانا چاہیے۔ڈبلیوٹی وی کی رپورٹ کے مطابق، بدعنوانی کے مسئلے پر خطاب کرتے ہوئے، جو اس وقت پی او جی بی میں پھیلی ہوئی ہے، ناجی نے کہا کہ سب سے بڑی تحریک جو پی او جی بی میں شروع کرنے کی ضرورت ہے، وہ کرپشن کے خلاف ایک تحریک ہے۔اگر پی او جی بی میں بدعنوانی اسی طرح پھلتی پھولتی رہی تو تمام بین الاقوامی سرمایہ کاری رائیگاں جائے گی، سب بے سود ہوجائے گی۔اس لیے ہمیں اس بدعنوانی کے خلاف فوری طور پر بغاوت کی ضرورت ہے اور میرا ماننا ہے کہ اگر بدعنوانی پر قابو نہ پایا گیا تو تمام سرمایہ کاری تباہ ہوجائے گی۔

مسلح گروہوں نے بلوچستان میں متعدد حملے کیئے۔بی ایل اے کا دعوی

بلوچستان۔17/جولائی۔ایم این این۔تین بلوچ مسلح گروہوں نے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں پاکستانی فورسز اور سڑکوں کی تعمیر کرنے والی ایک کمپنی پر کئی حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے۔اطلاعات کے مطابق بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا کہ ان کے جنگجوؤں نے بلوچستان کے علاقے زمورن میں پاکستانی فوج کی واٹر سپلائی لائن کو نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔ترجمان کا کہنا تھا کہ زمورن کے علاقے آرچین کور میں ''قابض'' پاکستانی فوج نے اپنی پوسٹ پر پانی پہنچانے کے لیے مشینری نصب کررکھی تھی، جسے بی ایل اے کے جنگجوؤں نے نشانہ بنایا۔انہوں نے کہا کہ اس حملے میں بجلی کے آلات سمیت مشینری تباہ ہوگئی۔اتوار کو، ایک پریس ریلیز میں، بی ایل اے کے ترجمان نے کہا کہ ان کے جنگجوؤں نے بولان کے علاقے مچھ گیشت میں ایک آپریشن میں ''قابض پاکستانی فوج کے ایک ساتھی'' لال جان مری کو ہلاک کردیا ہے۔ترجمان نے کہا کہ 2017 سے لال جان مری پاکستانی فوج کی خفیہ ایجنسی ایم آئی کے لیے مخبر کے طور پر کام کررہے تھے۔دسمبر 2023 میں، مچھ کے علاقے درنجین میں ایک آپریشن کے دوران، بی ایل اے کے آزادی پسندوں نے عثمانی، جسے اوتھے کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، تنگو مری کے بیٹے کو گرفتار کیا، جس نے تفتیش کے دوران انکشاف کیا کہ لال جان مری ان کے نیٹ ورک سے جڑا ہوا تھا اور ایک مخبر کے طور پر کام کررہا تھا۔ان کا مزید کہنا تھا کہ لال جان م مری شتری اور بولان کے دیگر علاقوں میں فوجی آپریشنز اور جبری گمشدگیوں میں دشمن فوج کی براہ راست مدد کرتا رہا ہے۔وہ دیگر افراد کو ایم آئی کے مخبر بننے کے لیے راغب کرنے اور مجبور کرنے میں بھی ملوث پایا گیا۔ترجمان نے زور دے کر کہا کہ لال جان مری کو قومی غداری کے مرتکب اور اپنے ذلت آمیز انجام کو پہنچانے پر پھانسی دی گئی۔بلوچ لبریشن آرمی قومی غداری کے مرتکب افراد کو کبھی معاف نہیں کرے گی اور لال جان ماڑی کی طرح ان کے منطقی انجام کو یقینی بنائے گی۔ہفتہ کو بی ایل اے کی جانب سے میڈیا کو جاری کردہ ایک الگ بیان میں، جس میں اس گروپ نے بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں پاکستانی فوجی دستوں پر بم حملے کی ذمہ داری قبول کی۔

کوئٹہ میں کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ

کوئٹہ۔17/جولائی۔ایم این این۔کوئٹہ میں کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ ہورہا ہے لیکن سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ میں جان بچانے والی اینٹی ریبیز ویکسین دستیاب نہیں ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق، کوئٹہ میں صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات بالخصوص سنڈیمن پراونشل ہسپتال (SPH) کوئٹہ میں جان بچانے والی اینٹی ریبیز ویکسین کی شدید قلت کا سامنا ہے، جس سے لوگوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔کوئٹہ کے نواں کلی، بھوسہ منڈی، پشتون آباد اور سریاب روڈ سمیت مختلف علاقوں میں کتے کے کاٹنے سے متاثرہ 40 سے زائد افراد کو گزشتہ 4 روز کے دوران سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ لایا گیا، تاہم اینٹی ریبیز کی عدم دستیابی کے باعث ریبیز کی ویکسین، متاثرہ افراد کا سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ میں علاج نہیں کیا جاسکتا۔پی پی آئی سے بات کرتے ہوئے ایس پی ایچ حکام کا کہنا تھا کہ ڈائریکٹر جنرل سے جان بچانے والی اینٹی ریبیز ویکسین کی فراہمی کے لیے درخواست کی گئی تھی لیکن ضروری انتظام نہیں کیا گیا۔دوسری جانب کہا جارہا ہے کہ جان بچانے والی اینٹی ریبیز ویکسین بلیک مارکیٹ میں فروخت ہورہی ہے۔کوئٹہ کے شہریوں نے محکمہ بلدیات بلوچستان کے حکام سے کوئٹہ اور اس کے ملحقہ علاقوں میں آوارہ کتوں کے خاتمے کے لیے مہم چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

چین نے دوسری سہ ماہی میں متوقع نمو سے کم درج کی

بیجنگ۔17/جولائی۔ایم این این۔چین نے پیر کو دوسری سہ ماہی میں متوقع نمو سے کم پوسٹ کی جس کے بعد تمام نظریں اس بات پر ہیں کہ بیجنگ میں ایک اہم میٹنگ کے لیے جمع ہونے والے اعلیٰ حکام کس طرح ملک کی گہری ہوتی ہوئی اقتصادی بدحالی سے نمٹنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت ریل اسٹیٹ کے قرضوں کے بحران، کھپت میں کمی، اور عمر رسیدہ آبادی سے دوچار ہے۔امریکہ اور یورپی یونین کے ساتھ تجارتی تناؤ، جس نے بیجنگ کی حساس ٹیکنالوجی تک رسائی کو محدود کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی منڈیوں کو سستے، سبسڈی والے چینی سامان سے بچانے کے لیے ٹیرف لگانے کی کوشش کی ہے، بھی ترقی کو نیچے گھسیٹ رہی ہے۔پیر کو، سرکاری اعدادوشمار سے ظاہر ہوا کہ سال کی دوسری سہ ماہی میں معیشت میں صرف 7.4 فیصد اضافہ ہوا۔یہ 2023 کے اوائل سے توسیع کی سب سے سست شرح کی نمائندگی کرتا ہے، جب چین ایک اپاہج صفر کووڈ پالیسی سے ابھر رہا تھا جس نے ترقی کا گلا گھونٹ دیا۔بلومبرگ کی طرف سے سروے کرنے والے تجزیہ کاروں نے 5.1 فیصد کی توقع کی تھی۔خوردہ فروخت۔کھپت کا ایک اہم اندازہ ۔جون میں صرف دو فیصد اضافہ ہوا، جو مئی میں 3.7 فیصد نمو سے کم ہے۔بیرونی ماحول ایک دوسرے سے جڑا ہوا اور پیچیدہ ہے۔اس نے مزید کہا کہ گھریلو موثر طلب ناکافی ہے اور مستحکم اقتصادی بحالی اور ترقی کی بنیاد کو اب بھی مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

خیبر پختونخواں کے دیراپر میں ہیضے کی وبا پھیل گئی

دیراپر کوئٹہ (پاکستان) 17/جولائی۔ایم این این۔ خیبر پختونخوا کے دیراپر ضلع سے اچانک ہیضے کی وباء کی اطلاع ملی ہے۔مقامی صحت کے حکام نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال دیر میں ایک دن میں 211 مریضوں کو داخل کیا گیا۔ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سہولیات کا فقدان ہے جس کی وجہ سے مریضوں اور ان کے لواحقین کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ہسپتال میں سٹاک نہ ہونے کی وجہ سے مریض ضروری ادویات اوپن مارکیٹ سے خریدنے پر مجبور ہیں۔مریضوں کی زیادہ آمد کے باعث ہسپتال کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ان مشکل حالات میں ڈاکٹر مناسب دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے جدوجہد کررہے ہیں۔دیر کے سماجی وسیاسی رہنماؤں نے میڈیا کے ذریعے صوبائی حکومت اور محکمہ صحت سے عوامی سطح پر اپیل کرتے ہوئے فوری طور پر ہسپتال میں ادویات اور دیگر ضروری سہولیات کی فراہمی کی اپیل کی ہے۔اس ماہ کے شروع میں، شدید گرمی کی لہر اور زیادہ نمی کی وجہ سے صوبے بھر میں گیسٹر واور ڈائریا کے کیسز میں اچانک اضافہ رپورٹ ہوا۔سرکاری ذرائع نے بتایا کہ اسپتال کے ایمرجنسی رومز میں داخل زیادہ تر متاثرہ مریض گیسٹر واور ڈائریا میں مبتلا تھے۔

جرمنی اپنے 5G نیٹ ورکس میں چینی پرزوں کا استعمال کو بند کرے گا

برلن (جرمنی) 17/جولائی۔ایم این این۔ وزیر داخلہ نینسی فیسر نے اعلان کیا کہ جرمنی اپنے 5G نیٹ ورکس میں چینی کمپنیوں ہواوے اور زیڈ ٹی ای کے اہم پرزوں کے استعمال پر پابندی لگائے گا، جس کا نفاذ 2026 سے شروع ہوگا۔اس فیصلے کا مقصد سلامتی کے خطرات کو کم کرنا اور یورپ کی سب سے بڑی معیشت میں چینی ٹیکنالوجی پر انحصار کم کرنا ہے۔2026 کے آخر تک، جرمنی اپنے 5G نیٹ ورکس کے بنیادی حصوں میں ہواوے اور زیڈ ٹی ای کے اہم پارٹس پر پابندی لگا دے گا۔ 2029 کے آخر تک، ان مینوفیکچررز کے اہم مینجمنٹ سسٹمز کو 5G تک رسائی اور ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس میں تبدیل کر دینا چاہیے۔وزارت داخلہ نے ان نئے ضوابط کی تعمیل کرنے کے لیے جرمنی کے 5G نیٹ ورک چلانے والے ڈوئچے ٹیلی کام، ووڈافون اور ٹیلی فونیکا کے ساتھ معاہدے کیے ہیں۔فیزر نے کہا کہ ہم نے جرمن 5G سیل فون نیٹ ورکس میں ہواوے اور زیڈ ٹی ای کے تیار کردہ اہم اجزاء کے خطرات کا بہت احتیاط سے جائزہ لیا ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ معاہدہ جرمنی کے کاروباری انفراسٹرکچر اور اس کے شہریوں، کمپنیوں اور ریاست کے مواصلاتی نیٹ ورکس کے تحفظ کے لیے اہم ہے۔یہ فیصلہ تخریب کاری اور جاسوسی کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات کا جواب ہے۔ہواوے نے جواب دیا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ کوئی ثبوت یہ نہیں بتاتا ہے کہ ان کی ٹیکنالوجی سائبر سیکیوریٹی کو خطرات لاحق ہے۔کمپنی نے کہا کہ وہ سائبر سیکیورٹی کو بڑھانا اور جرمنی کے موبائل نیٹ ورکس کی ڈیجیٹلائزیشن کی حمایت جاری رکھے گی۔یہ اقدام امریکہ، برطانیہ، سویڈن، جاپان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور کینیڈا کی طرف سے کئے گئے اقدامات سے مطابقت رکھتا ہے، جن میں سے سبھی نے بیجنگ کی طرف سے ممکنہ جاسوسی اور تخریب کاری کے خدشے کی وجہ سے اپنے فون نیٹ ورکس میں ہواوے آلات پر پابندی لگادی ہے۔ہواوے نے ان الزامات کی مسلسل تردید کی ہے۔جرمن چانسلر اولاف شولز کی حکومت نے چین کے ساتھ تعلقات کے لیے ایک حکمت عملی تیار کی، جس میں تجارتی تعلقات کو برقرار رکھتے ہوئے اقتصادی انحصار کو کم کرنے اور ماحولیاتی تبدیلی جیسے عالمی مسائل پر تعاون کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔تاہم اس حکمت عملی کو بیجنگ نے تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لن جیان نے اس فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہواوے اور دیگر چینی کمپنیوں نے یورپی انفراسٹرکچر اور روزگار کی تخلیق میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔انہوں نے کہا، ''معاشی، تجارتی اور سائنسی تکنیکی مسائل پر سیاست کرنے سے صرف عام تکنیکی تبادلے اور تعاون کو نقصان پہنچے گا اور یہ کسی بھی فریق کے مفاد میں نہیں ہے۔''

سندھی فاؤنڈیشن نے مغوی ہندو لڑکی کی رہائی کے لیے امریکا میں مہم شروع کی

واشنگٹن، ڈی سی۔17/جولائی۔ایم این این۔سندھی فاؤنڈیشن نے پاکستان کے صوبہ سندھ میں تین سال قبل اغوا کی گئی سندھی ہندو نابالغ پریا کماری کی رہائی کے لیے امریکہ میں ایک اہم مہم چلانے کا اعلان کیا ہے۔فاؤنڈیشن کا مقصد بیداری پیدا کرنا اور پاکستان پر بین الاقوامی دباؤ ڈالنا ہے، جس میں پریا کماری کی رہائی تک امداد کی معطلی پر زور دیا جائے گا۔ایک پریس بیان میں، سندھی فاؤنڈیشن نے کہا کہ مہم کا آغاز 31 جولائی کو شکاگو میں پاکستانی قونصلیٹ کے باہر احتجاج کے ساتھ ہوگا۔ بیان میں کہا گیا کہ ''سندھی ڈائسپورا اور انسانی حقوق کے کارکنوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ جمع ہوں گے اور پاکستانی حکومت کے سندھی ہندوؤں کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک اور سندھ کے علاقے کو متاثر کرنے والے وسیع تر مسائل پر اپنے تحفظات کا اظہار کریں گے۔پریا کماری کے اغوا کو سندھی ہندوؤں کے خلاف جرائم کے ایک پریشان کن نمونے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس کے بارے میں سندھی فاؤنڈیشن کا خیال ہے کہ یہ ریاستی سرپرستی میں ہیں۔فاؤنڈیشن کا دعویٰ ہے کہ پاکستان سندھی ہندوؤں جیسی اقلیتوں کو پسماندہ کرکے، انہیں ہندوستان ہجرت کرنے پر مجبور کرکے اپنے معاشرے کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کررہا ہے۔سندھ پولیس کے ایس ایس پی امجد شیخ نے بتایا ہے کہ ایسے اشارے ملے ہیں کہ پریا زندہ ہے اور ممکنہ طور پر پنجاب میں ہے۔تاہم، سندھی فاؤنڈیشن کے ایگزیکیٹو ڈائریکٹر صوفی منور لغاری پولیس اور انتظامیہ کو پریا کماری کی آزادی کی تحریک کو سست کرنے اور عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے جھوٹے وعدے اور جھوٹی امیدیں پیدا کرنے پر تنقید کرتے ہیں۔امریکہ میں سندھی فاؤنڈیشن کی مہم کا مقصد ان مسائل کو بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر اجاگر کرنا ہے، امید ہے کہ پاکستان پر سفارتی ذرائع سے دباؤ ڈالا جائے گا اور غیر ملکی امداد کی معطلی کی جائے گی۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ پریا کماری کی رہائی اور انصاف کی فراہمی تک یہ مہم جاری رہے گی۔

جنوبی وزیراستان میں دھماکے میں 2 بچے جاں بحق

جنوبی وزیرستان۔17/جولائی۔ایم این این۔ جنوبی وزیرستان ایجنسی کے علاقے بنگے والا کے علاقے سراروغہ کے قریب بارودی سرنگ کے دھماکے میں دو بچے جاں بحق ہوگئے۔ٹی وی چینلز نے پیر کو ڈی پی او کے حوالے سے یہ اطلاع دی۔ڈی پی او ملک حبیب کے مطابق بنگے والا کے علاقے سراروغہ کے قریب بارودی سرنگ کے دھماکے میں دو بچے جان کی بازی ہار گئے۔اطلاع ملنے پر پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاشوں کو قریبی اسپتال منتقل کیا۔تحقیقات جاری ہیں۔

گلگت بلتستان میں فوج سے منسلک سیاحتی اقدام کے خلاف مقامی شہریوں میں غم وغصہ

گلگت۔17/جولائی۔ایم این این۔پاکستان کی حکومت نے ایک نئی سرکاری کمپنی قائم کی ہے جسے پاکستان میں سیاحت کو فروغ دینے کا کام سونپا گیا ہے، لیکن یہ نیا اقدام ممکنہ طور پر مقامی آبادی کی معاشی خودمختاری پر سمجھوتہ کرسکتا ہے۔یہ اقدامات سپیشل انویسٹمنٹ فیسیلیٹیشن کونسل (SIFC) کی سفارشات پر عمل کرتے ہیں اور اس میں ایک سرکاری انٹرپرائز کا قیام شامل ہے جس کا مقصد پورے پاکستان میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینا ہے۔خامہ پریس کی رپورٹ کے مطابق اس منصوبے کے تحت، ایک نئی سرکاری کمپنی کو مختلف علاقوں میں 120 سیاحتی مقامات کی منظوری دی گئی ہے۔تاہم، ان میں سے 44 سائٹس 30 سال کی لیز پر پاکستان کی فوج سے منسلک کمپنی گرین ٹورازم لمیٹڈ کو دی گئی ہیں۔بظاہر اس اقدام کا مقصد پائیداری اور جامعیت کو فروغ دینا ہے لیکن گلگت بلتستان میں اس نے خاصی مخالفت کو جنم دیا ہے۔شہریوں، مذہبی گروہوں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں سمیت ناقدین کو خدشہ ہے کہ ان مقامات کو گرین ٹورازم لمیٹڈ کو لیز پر دینے سے مقامی لوگ سیاحت کی معیشت میں حصہ لینے سے محروم ہوجائیں گے۔پاکستان کے سیاسی اور اقتصادی شعبوں میں اس کے تاریخی اثر ورسوخ کے پیش نظر اس اقدام میں فوج کی شمولیت نے خدشات کو بڑھا دیا ہے۔

چین پر سخت تجارتی پابندیاں نافذ کرنا امریکہ کے زیر غور

واشنگٹن۔17/جولائی۔ایم این این۔بلومبرگ نیوز نے منگل کو رپورٹ کیا کہ اگر کمپنیاں ملک کو جدید سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی فراہم کرتی رہیں تو امریکہ چین پر سخت ترین تجارتی پابندیاں عائد کرنے پر غور کررہا ہے۔ذرائع کے مطابق، ان اقدامات کا ہدف ٹوکیو الیکٹران اور اے ایس ایم ایل ہولڈنگ این وی جیسی فرموں پر ہے۔امریکہ غیر ملکی براہ راست مصنوعات کے اصول کو نافذ کرسکتا ہے، ایک ایسی شق جو امریکی ٹیکنالوجی سے بنی مصنوعات کی فروخت پر پابندی لگا سکتی ہے، چاہے وہ بیرون ملک ہی کیوں نہ تیار ہوں۔اصل میں 1959 میں متعارف کرایا گیا، FDPR امریکی حکومت کو غیر ملکی ساختہ مصنوعات کو ریگولیٹ کرنے کی اجازت دیتا ہے جو امریکی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتی ہیں۔

چینی جاسوسی نیٹ ورک امریکی سلامتی اور اختراع کیلئے خطرہ

واشنگٹن۔17/جولائی۔ایم این این۔چین کی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) (امریکہ کو نشانہ بناتے ہوئے وسیع پیمانے پر جاسوسی کی سرگرمیوں میں مصروف ہے، جو امریکی سلامتی اور خوشحالی کے لیے ایک اہم خطرہ ہے۔فلوریڈا یونیورسٹی میں ایک حالیہ واقعہ نے ایک کروڑوں ڈالر کی اسکیم کا انکشاف کیا جس میں ایک ریسرچ لیب کے ملازم اور طلباء کو غیر قانونی طور پر خطرناک ادویات اور زہریلے مواد چین بھیجنا شامل تھا، جس نے امریکی اداروں سے حساس معلومات اور مواد کو چوری کرنے کے لیے سی سی پی کی انتھک کوششوں کو اجاگر کیا۔سی سی پی تعلیمی روابط اور طلبہ تنظیموں کو جاسوسی کے لیے کور کے طور پر استعمال کرتا ہے، عام سیکیورٹی پروٹوکول کو نظر انداز کرتے ہوئے مختلف شعبوں میں جدید تحقیق اور حساس معلومات تک رسائی حاصل کرتا ہے۔اکیڈمی سے آگے، سی سی پی امریکی معاشرے کے تقریباً ہر شعبے کو نشانہ بناتا ہے، جس کا مقصد تکنیکی اور اقتصادی برتری حاصل کرنا ہے، خاص طور پر بائیوٹیکنالوجی اور فارماسیوٹیکل جیسے شعبوں میں، جینومک اور طبی ڈیٹا کو ہتھیار بنانے کے بارے میں خدشات کو بڑھاتا ہے۔سی سی پی کی جاسوسی کی کوششوں کا پیمانہ اور نفاست بہت وسیع ہے، جیسا کہ آپریشن Cuckoo Bees کی مثال ہے، جو کہ متعدد براعظموں میں ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ کمپنیوں کو نشانہ بنانے والی ایک کثیر سالہ مہم ہے، جس کے نتیجے میں سینکڑوں گیگا بائٹس دانشورانہ املاک کی چوری ہوتی ہے۔

پاکستان میں صحافیوں کو ظلم وستم، قتل اور سنسر شپ کا سامنا

اسلام آباد۔17/جولائی۔ایم این این۔ پاکستان صحافیوں کے لیے ایک انتہائی خطرناک ملک ہے، جہاں صرف 2024 کی پہلی ششماہی میں سات افراد ہلاک ہوئے، جس نے سالانہ اموات کا ریکارڈ قائم کیا۔آزادی اظہار پر فوجی اسٹیبلشمنٹ کا کریک ڈاؤن تیز ہوگیا ہے، جس میں ناقدین کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے، جس میں قتل، جبری گمشدگیاں اور تشدد شامل ہیں۔سیکورٹی کے خطرات کی آڑ میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور ویب سائٹس پر پابندی لگادی گئی ہے جس سے پریس کی آزادی کو مزید محدود کیا گیا ہے۔جلاوطن کارکنوں اور صحافیوں کو بین الاقوامی جبر اور جان سے مارنے کی دھمکیوں کا سامنا ہے، جب کہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں مقامی رپورٹرز خاص طور پر ریاستی سرپرستی میں ہونے والے جبر کا شکار ہیں۔صحافیوں کے خلاف تشدد کئی دہائیوں سے جاری ہے، گزشتہ 30 سالوں میں 97 صحافیوں اور میڈیا ورکرز کو قتل کیا گیا اور 2011 سے لے کر اب تک 3,500 سے زائد جبری گمشدگیوں کا نشانہ بنے۔زیادہ تر مقدمات کو سزا نہیں دی جاتی، اور صحافیوں کو سیکیورٹی سے انتقام کے خوف کی وجہ سے قانونی چارہ جوئی کا فقدان ہے۔شہری صحافیوں کو تیزی سے محدود ماحول کا سامنا ہے، جس میں مقامی عوامل ان کے کام میں رکاوٹ ہیں۔ نصر اللہ گڈانی اور کامران داوڑ جیسے صحافیوں کا قتل ان خطرات کو اجاگر کرتا ہے جن کا انہیں سامنا ہے۔ بین الاقوامی تنظیموں نے ان حملوں کی مذمت کرتے ہوئے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔پاکستان کی آزادی صحافت کی درجہ بندی میں کمی آئی ہے، ملک 2023 کے ورلڈ پریس فریڈم انڈیکس میں 180 ممالک میں سے 152 نمبر پر ہے۔صحافیوں کے قتل کے لیے استثنیٰ زیادہ ہے، اور حکومت کا ردعمل ناکافی رہا ہے، جس میں ایسے قوانین کی منظوری بھی شامل ہے جو میڈیا کی آزادی کو مزید محدود کرتے ہیں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پابندی لگاتے ہیں۔

رحیم پور مجاہد پیٹھ میں مسلم نوجوان کا قتل، دوملزمین گرفتار

ناندیڑ: 17 / جولائی (ورق تازہ نیوز) آج بروز بدھ کی صبح رحیم پور، مجاہد پیٹھ علاقے میں، 25-30 سال کا ایک نوجوان مردہ حالت میں پایا گیا جس کے جسم پر کئی زخم تھے۔ ابتداء میں پولس مقتول کی شناخت اور قاتل کی شناخت نہیں کرسکی تھی۔ سینئر پولیس افسر ابیناش کمار، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار نائک اور کئی دیگر افسران اور پولیس اہلکار موقع پر پہنچ گئے تھے۔ پولس نےچند ہی گھنٹوں میں مقتول کی شناخت کرلی جس کا نام شیخ شہباز شیخ شکیل (عمر 26 سال) اور دو افراد کو حراست میں بھی لیا گیا ہے۔ تفصیل کے مطابق رحیم پور مجاہد پیٹھ میں زیادہ تر مزدور پیشہ افراد رہائش پذیر ہیں اور ان میں بھی زبردست مسابقت بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہہ سے ہمیشہ یہاں تنازعہ و جھگڑے ہوتے ہیں۔ قتل کا واقعہ رحیم پور، مجاہد پیٹھ میں صبح 5.30 بجے کے وقت پیش آیا۔ اس قتل کے بہت سے چرچے ہیں۔ خواتین کے ساتھ غیر اخلاقی تعلقات بھی اس میں شامل ہیں۔ اسے قتل کرنے والے دو افراد کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ لیکن ابھی تک گرفتاری کا عمل مکمل نہیں ہوا تفتیش جاری ہے۔

20 جولائی کو بزرگ شہریوں کی چشم کشا مطالباتی پدیاترا: ڈاکٹر ہنسراج

ناندیڑ: 17 جولائی (ورق تازہ نیوز) ہفتہ 20 جولائی (20/7/24) کو "مائی فادر سینئر سٹیزنز اٹینشن ڈیمانڈ واک" (مطالباتی پدیاترا) صبح گیارہ بجے شروع ہوگی۔

اہم زیرالتوا مطالبات یہ ہیں: 1) سینئر سٹیزن پالیسی کو فوری طور پر نافذ کریں۔ 2) بزرگ شہری کی عمر ساٹھ (60 سال) فرض کرے۔ 3) کم از کم معاوضہ 3500/- روپے ماہانہ ادا کریں۔ 4) 2007 ایکٹ، 2010 کے قواعد اور 2013 کے ایکٹ پر سختی سے عمل درآمد۔ 5) بزرگ شہریوں کو قومی اثاثہ قرار دیں۔ 6) بزرگ شہریوں کی لگن، قربانیوں اور فیصد کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون ساز کونسل اور ریاستی اسمبلی میں ایک عورت اور ایک مرد کے نمائندے رکھنے کا بندوبست کریں۔ اس شاندار پدیاترا کی قیادت ڈاکٹر ہنسراج ویدیا نے سینئر سٹیزنز اسوسی ایشن، وزیرآباد سینئر سٹیزنز اسوسی ایشن اور ناندیڑ ڈسٹرکٹ سینئر سٹیزنز کوآرڈینیٹنگ کمیٹی کے اشتراک سے کی جبکہ گریش بربلے، پربھاکر کنٹورکر، مادھو راؤ پوار کنگلم بیکر، ڈاکٹر لکشمی پورنتی، شری جاماوتی، شری پرنتی، پربھوتی نے شرکت کی۔

'لاپروائی ہوئی تو سخت کارروائی طے'، جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے افسروں کو کیا متنبہ

رانچی: 17 / جولائی (ایجنسیز) جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے بدھ کے روز ریاست کے لاء اینڈ آرڈر کا جائزہ لیتے ہوئے افسران کو کچھ اہم ہدایات دیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر اس معاملے میں کسی سطح پر کوئی کوتاہی یا لاپروائی ہوئی تو سخت کارروائی کی جائے گی۔

کولہاپور مسلم مخالف فسادات کے سلسلے میں مسلم یوتھ فورم کی وسنت چوہان سے نمائندگی

ناندیڑ: 17/جولائی (نامہ نگار) مسلم یوتھ فورم کے ریاستی صدر محمد دانش کی قیادت میں ایک وفد نے آج ناندیڑ کے کانگریسی رکن پارلیمان وسنت راؤ سے ملاقات کرتے ہوئے کولہاپور میں ہوئے مسلم مخالف فسادات کے سلسلے میں ایک میمورنڈم کے ذریعے توجہ مبذول کرواتے ہیں۔ اس لیے آپ اس معاملہ میں انفرادی طور پر خصوصی توجہ دے کر حکومتی سطح پر خاطیوں کو کڑی سے کڑی سزا دلوا کر مسلم سماج کو انصاف فراہم کریں۔ واضح رہے کہ کولہاپور ضلع کے وشال گڑھ میں پیش آئے مسلم مخالف فسادات نے ایک بار پھر شہادت بابری مسجد و گجرات فسادات کی یاد تازہ کردی ہے اور کولہاپور ضلع میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہہ سے امن پسند عوام کو خوف و ہراس میں مبتلا کردیا ہے۔ اس لیے خاطیوں پر سخت سے سخت قانونی کارروائی کی جانی ضروری ہے۔ مسلم یوتھ فورم کی جانب سے ناندیڑ کے کانگریسی رکن پارلیمانی وسنت چوہان کو میمورنڈم حوالے کرنے کے موقع پر ریاستی صدر محمد دانش، ریاستی جوائنٹ سیکریٹری شیخ عمیر، ناندیڑ ضلع صدر عبیدالرحمٰن، سماجی کارکن نوشاد ہاشمی، اظہر شیخ، عامر خان و دیگر ذمہ داران موجود تھے۔

ہوئے اس معاملہ میں خصوصی تحقیقات کروانے اور انڈیا بلاک و مہاراشٹر کی مہاوکاس آگھاڑی کو ایکشن لیتے ہوئے خاطیوں کو فوری طور پر گرفتار کروا کر اُن پر UAPA جیسا قانون لگوانے کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں مزید کہا گیا کہ گزشتہ پارلیمانی انتخابات میں مسلم سماج نے مہاوکاس آگھاڑی کے اُمیدوار کے طور پر آپ کو بڑی تعداد میں ووٹ دے کر الیکشن میں کامیاب کروانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ کولہاپور کے وشال گڑھ میں پیش آئے مسلم مخالف فسادات، مسجد کی بے حرمتی، خواتین و بچوں پر ظلم و تشدد اور مقدس کتابوں کی بے ادبی کے علاوہ مسلمانوں کے گھروں اور عبادت گاہوں پر سنگ باری کی وجہہ سے تمام مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح ہوئے

کولہاپور مسجد حملہ واقعہ کے ملزمین پر سخت کاروائی کی جائے
کانگریس کے وفد کی ضلع کلکٹر سے ملاقات و میمورنڈم پیش

ناندیڑ۔ 17/جولائی (نامہ نگار): کولہاپور ضلع کے وشال گڑھ قلعہ کے قریب گجاپور گاؤں میں گزشتہ کل بھگوا فرقہ پرستوں نے ننگا ناچ کرتے ہوئے وہاں کی قدیم تاریخی مسجد پر حملہ کردیا۔ ان اشرار نے مسجد میں بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ کی۔ وضوخانہ اور ممبر توڑ دیا، مسجد کے اوپری حصہ پر چڑھ کر بھی گنبد کو توڑنے کی کوشش کرتے ہوئے وہاں پر بھگوا جھنڈا الہرا دیا۔ مسجد میں موجود قرآن پاک و دیگر دینی کتابوں کو نذر آتش کرتے ہوئے ان دہشت گردوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں آج کانگریس پارٹی کے ایک وفد نے ناندیڑ ضلع کلکٹر ابھجیت راؤت سے ملاقات کرکے انہیں میمورنڈم پیش کیا جس میں بتایا گیا کہ گجاپور ضلع کولہاپور میں شرپسندوں نے مسجد پر حملہ کرکے مسجد کو نقصان پہنچایا ہے اور قرآن مجید و دیگر دینی کتابوں کو نذر آتش کرکے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے ساتھ ہی ان شرپسندوں نے نعرے بازی کرتے ہوئے مسجد پر بھگوا جھنڈا الہرایا اور اطراف کی مسلم بستیوں میں بھی حملے کئے گئے۔ ان شر پسندوں کو حکومت فوری گرفتار کرکے انہیں سخت دفعات کے تحت پھانسی کی سزا دیں تاکہ مہاراشٹرا میں اس طرح کی حرکت کوئی دوسرے شہر میں پیش نہ آئیں۔ کانگریس پارٹی کے اس وفد میں شہر صدر و سابق میئر عبدالستار، ضلع کارگذار صدر و سابق چیئرمین شمیم عبداللہ، سابق ڈپٹی میئر و اقلیتی شعبہ کے ریاستی نائب صدر مسعود احمد خان، سابق ڈپٹی میئر عبدالغفار، سابق کارپوریٹر منتجب الدین، عبدالرشید، محمد ناصر، عبداللطیف، عبدالحفیظ باغبان، چاند پاشاہ قریشی، سید شیر علی، بابو بھائی کھوکھے والے، رحیم احمد خان، عبدالعزیز قریشی، ڈاکٹر دنیش نکھاتے، سریش ہنگر، رمیش گوڑبولے، سنجے کوٹھے کر، جوندھڑے، واجد جاگیردار، سید نوشاد، محمد اسحٰق راجا، شیخ اصغر و دیگر موجود تھے۔

مودی حکومت کی غیر مستحکم پالیسیوں اور 'چھاپہ ماری راج' کے سبب 10 سالوں میں سرمایہ کاری لگاتار کم ہوئی: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے بدھ کے روز مودی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ اس کی غیر مستحکم پالیسیوں، متروں والی سرمایہ داری کے بول بالا اور ای ڈی، سی بی ا?ئی وانکم ٹیکس محکمہ کی 'چھاپہ ماری راج' کے سبب گزشتہ 10 سالوں میں سرمایہ کاری لگاتار کم ہو رہی ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے اس تعلق سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ ہندوستان کو پالیسیوں میں چھوٹے موٹے پھیر بدل کی نہیں بلکہ رواداری سے بھرے نظریات کی ضرورت ہے۔ جے رام رمیش نے اپنے بیان میں کہا کہ '2014 کے بعد سے ہندوستان کی تیزی سے ترقی نہ کرنے کی اہم وجہ سست سرمایہ کاری شرح ہے۔ غیر مستحکم پالیسیوں، متروں والی سرمایہ داری کے بول بالا اور ای ڈی، سی بی ا?ئی وانکم ٹیکس محکمہ کی 'ریڈ راج'، ان تین وجوہات سے 2014 سے سرمایہ کاری لگاتار کم ہو رہی ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ کم سرمایہ کاری متوسط اور طویل مدتی جی ڈی پی شرح اضافہ کو نیچے کھینچتا ہے، جس کے نتیجہ کار مزدوری و صارفیت میں گراوٹ ا?تی ہے۔ جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ ''ہندوستان میں ذاتی گھریلو سرمایہ کاری 2014 سے سست ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی مدت کار کے دوران یہ جی ڈی پی 30-25 فیصد کے دائرے میں تھا۔ خود ساختہ پرماتما کے اوتار کی مدت کار میں یہ جی ڈی پی 25-20 فیصد کے دائرے میں ہے۔'' ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ '2014 سے مجموعی ایف ڈی ا?ئی بھی کم و بیش مستحکم رہا ہے۔ حالانکہ یہ کہانی کا صرف ایک حصہ بھر ہے۔ کم از کم 2016 سے دنیا بھر کی کثیر ملکی کمپنیاں چین سے ہٹ کر دیگر ترقی پذیر ممالک میں سرمایہ کاری کرنا چاہ رہی ہیں۔ اس حالت میں ہندوستان ایک بڑے اور بڑھتے لیبر پول کے ساتھ صحیح وقت پر بالکل صحیح جگہ پر تھا، لیکن ایف ڈی ا?ئی حاصل کرنے اور مینوفیکچرنگ و برا?مدات پر مشتمل معیشت بننے کا یہ موقع برباد کردیا گیا۔ بنگلہ دیش اور ویتنام جیسے ممالک فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔'' جے رام رمیش کے مطابق کارپوریٹ ٹیکس میں تخفیف اور پی ایل ا?ئی (پروڈکشن سے جڑے حوصلہ افزائی منصوبہ) جیسی رعایتیں بنیادی طور سے ا?زاد سماج، سیاست و معیشت کا ازالہ نہیں کرسکتیں جو کہ نوٹ بندی جیسے ماسٹر اسٹروک، متروں والی سرمایہ داری اور چھاپہ ماری راج سے بے حال ہے۔

تین ملزمین کے قبضہ سے ایک دیسی پستول، خنجر و دیگر مالیت ضبط

ناندیڑ: ?17 جولائی (ورق تازہ) سب ڈویژن اتوارہ کی کرائم اسکواڈ کے پولیس عملدار پولیس نائیک ارجن منڈے، پولیس کانسٹبل چندر کانت سوامی، سنتوش بیلوروڈ، شری رام داسرے، سائبر برانچ کے راجیندر سٹیگر، دیپک اوڑھنے نے ?16 جولائی کو 45:4 بجے کوٹھا میں کانٹھیکر کے گھر کے قریب ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر دبش دے کر ملزم (ا) امن کشور جوگنڈ (20 سال، ساکن کھوبراگڑے نگر گلی:۲، ناندیڑ)، ا? کاش گجانن کن گوپال وار (23 سال، ساکن پشپ نگر، پاو?ڑے واڑی ناکہ، ناندیڑ)، (۳) کپل ہیرامن سداورتے (27 سال، پیشہ ا?ٹو ڈرائیور، ساکن چیئرمین پاٹی پورنا روڈ، ناندیڑ) کو حراست میں لے کر اُن کے قبضہ سے غیر قانونی طور پر رکھی ہوئی ایک پستول، ایک خنجر اور سونے کے زیورات، ایک موٹر سائیکل ضبط کرلی۔ اس معاملہ میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 617 / 2024، دفعہ 3 / 5، 4 / 25، ا?رمس ایکٹ کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ مزید تحقیقات پولیس سب انسپکٹر مہیش کورے کررہے ہیں۔ مذکورہ ملزمین پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ گزشتہ ایک ماہ قبل روی نگر کوٹھا ناندیڑ اور بسمت ضلع ہنگولی میں چین اسنیچنگ کے معاملہ میں بھی ملوث ہیں اور انھوں نے ساٹھے چوک میں موٹر سائیکل بھی چوری کی تھی۔ اس سلسلے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن و پولیس اسٹیشن بسمت شہر ضلع ہنگولی میں ریکارڈ پر معلومات نکالی گئی، تب ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 487 / 2024 دفعہ 392,34، پولیس اسٹیشن بسمت ضلع ہنگولی میں جرم نمبر 393 / 2024 دفعہ 392,34 تعزیرات ہند کے تحت اور پولیس اسٹیشن شیواجی نگر میں جرم نمبر 387 / 2024 دفعہ 303(2) درج معاملہ میں ملوث ہونے کا انکشاف ہوا۔ مذکورہ کارروائی پر ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشن کوکاٹے، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار و دیگر اعلیٰ افسران نے سب ڈویژن اتوارہ کے کرائم اسکواڈ کی ستائش کی۔

وزیر اعلیٰ لاڈلی بہن یوجنا میں ناندیڑ دیہی میں 90,000 درخواست داخل

ناندیڑ: 17 جولائی (ورق تازہ نیوز) وزیر اعلیٰ لاڈلی بہن یوجنا کے لیے ضلع کے دیہی علاقوں میں 29 ہزار 613 آن لائن اور 60 ہزار 053 آف لائن، مجموعی طور پر 89 لاکھ 647 ہزار خواتین بہنوں نے درخواستیں داخل کردی ہیں۔ جو خواتین کو بااختیار بنانے کے حوالے سے ایک انقلابی قدم کے طور پر جانا جاتا ہے۔ چونکہ گاؤں کی سطح کی کمیٹی کے ذریعے درخواستیں قبول کی جارہی ہیں، درخواستوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ضلع کلکٹر ابھجیت راوت نے ہدایت دی ہے کہ تمام نظاموں کو متحرک کیا جائے کیونکہ پیلے اور نارنجی کارڈ والی ہر خاتون بہن کی درخواستیں بھری جاتی ہیں۔ ضلعی سطح پر روزانہ اعلیٰ حکام کی جائزہ میٹنگیں جاری ہیں اور آج پندرہ دنوں میں ہونے والے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ چونکہ پیلے اور نارنجی راشن کارڈ والی تمام خواتین کی درخواستیں پُر کی جاتی ہیں اور انہیں آدھار کارڈ کے علاوہ کسی اور دستاویز کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے سسٹم سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ان خواتین کی مزید درخواستیں بھرنے پر توجہ دے۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ ہر ہفتہ کو ہونے والے چاوڑی پڑھنے کے دوران غلطیوں والی درخواستوں پر فیصلہ لیا جائے۔ دریں اثنا، سبھی سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ آدھار کارڈ کے مطابق معلومات بھریں کیونکہ وہ اپنے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرنا چاہتے ہیں۔ ناری شکتی دت ایپ میں استفادہ کرنے والی خاتون کا نام داخل کرتے وقت اس کے آدھار کارڈ پر لکھا ہوا نام درخواست میں آدھار کارڈ کے مطابق درخواست گزار کا پورا پتہ اور دیگر معلومات کو درست طریقے سے بھرنا چاہیے۔

19/جولائی کو ''نیو لائف ہاسپٹل'' کا افتتاح

ناندیڑ: 17 جولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کثیر آبادی والے علاقہ دیگلور ناکہ کے ایان ٹاور کے پہلے منزلہ پر 19/جولائی کو بروز جمعہ شام پانچ بجے ''نیو لائف ہاسپٹل'' کا افتتاح عمل میں آرہا ہے۔ جس میں مہمانان خصوصی کی حیثیت سے رکن پارلیمان وسنت راو چوہان رکن پارلیمنٹ 'ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ ڈین ڈاکٹر شنکر راو چوہان گورنمنٹ میڈیکل کالج ناندیڑ' ڈاکٹر نا گیش لکھما وار سیول سرجن پربھنی مدعو کئے گئے ہیں۔ اس اسپتال میں میٹرنیٹی و نرسنگ کی سہولت دستیاب رہے گی۔ جہاں پر ڈاکٹر محمد مختار الدین (ایم بی بی ایس' ڈی اے' ڈی این بی (پونہ) اور ڈاکٹر صبا فاطمہ محمد مختار (ایم بی بی ایس)' ڈی جی او' ڈی این بی (پونے) اپنی خدمات انجام دیں گے۔ عوام الناس سے افتتاحی تقریب میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔

مودی حکومت نے لاکھوں بچوں کی ٹیکہ کاری نہ کرکے بہت بڑا گناہ کیا ہے: ملکارجن کھڑگے

گزشتہ سال 16 لاکھ بچوں کو ضروری ٹیکے نہ لگائے جانے کی خبر پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کردیا ہے۔ انھوں نے 'مشن اندردھنش' پر بھی سوال کھڑے کردیے اور کہا کہ 2023 میں 16 لاکھ بچوں کو ٹیکہ نہ پڑنا سنگین گناہ ہے۔ حتیٰ کہ انھوں نے پی ایم کیئر فنڈ پر بھی سوالیہ نشان لگا دیے اور کہا کہ جو میڈیا رپورٹس سامنے ا?رہی ہیں وہ حیران کرنے والی ہیں۔ دراصل یونیسیف کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان میں 2023 کے دوران تقریباً 16 لاکھ بچوں کو ڈپتھیریا، ٹیٹنس اور چیچک جیسے ضروری ٹیکے نہیں دیے گئے۔ اس معاملے میں کانگریس صدر کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مودی حکومت نے لاکھوں بچوں کی ٹیکہ کاری نہ کرکے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ ٹیکہ کاری کو نظر انداز کرنے کا مطلب ہے بیش قیمتی زندگی کا نقصان۔

وشال گڑھ: حکومت فسادیوں کے خلاف سخت کارروائی کرے: نانا پٹولے

اسمبلی انتخابات سے قبل ریاست میں مذہبی منافرت پیدا کرکے سیاسی پولرائزیشن کی کوشش کی جارہی ہے

ممبئی: راجرشی شاہو مہاراج نے تمام ذاتوں اور مذاہب کو ساتھ لے کر حکومت کی، اسی لیے انہیں لوک راجا کہا جاتا ہے۔ لیکن سماجی ہم آہنگی کو بگاڑنے کا گناہ ان کے خود کی جگہ اور ان کے نام پر کیا جارہا ہے۔ یہ صرف سیاسی فائدے کے لیے ہے جو نہایت افسوس ناک ہے۔ وشال گڑھ تشدد کا معاملہ مہاراشٹر کے چہرے پر سیاہ دھبہ بن گیا ہے۔ وشال گڑھ میں تجاوزات کے نام پر گجاپور گاؤں میں مسلمانوں کے پر حملہ کیا گیا اور ان کے مکانات، دکانوں و املاک کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے سے تحریری طور پر مطالبہ کیا ہے کہ فساد پھیلانے والوں سے سختی سے نمٹا جائے۔ وشال گڑھ کے تعلق سے کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے کی طرف سے وزیر اعلیٰ کو لکھے گئے خط میں مزید کہا گیا ہے کہ مہاراشٹر سادھو وسنتوں، مفکروں اور سماجی مصلحوں کی سرزمین ہے۔ مہاراشٹر کو ایک ترقی پسند ریاست کے طور پر جانا جاتا ہے جس کی بنیاد شیو، شاہو، پھلے و امبیڈکر کے نظریات پر ہے۔ مگر گزشتہ چند دنوں سے حکمراں پارٹی کے کچھ لیڈران اپنے سیاسی فائدے کے لیے اشتعال انگیز بیانات دے کر ریاست میں ہندوو?ں اور مسلمانوں کے درمیان دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اسمبلی انتخابات سے قبل جان بوجھ کر اس طرح کا مذہبی تنازعہ کھڑا کرنا انتہائی خطرناک ہے جو مہاراشٹر کی شبیہ کو داغدار کرتا ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ کسی کے ذہن میں کوئی شک نہیں ہے کہ وشال گڑھ قلعہ سے تجاوزات کو ہٹایا جانا چاہیے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کے قلعوں کے ورثے کو محفوظ کیا جانا چاہیے۔ تجاوزات کا یہ معاملہ عدالت میں ہے۔ سماعت کے دوران حکومت کے وکیل عدالت میں موجود نہیں تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت وقت ضائع کررہی ہے۔ دریں اثناء اچانک کچھ ایسے اقدامات سے تجاوزات کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ 14 تاریخ کو وشال گڑھ میں تجاوزات کے نام پر قلعہ سے 4 کلومیٹر دور گاجاپور گاؤں میں ایک مذہب کے لوگوں کے گھروں پر حملہ کیا گیا اور انہیں مارا پیٹا گیا۔ یہ انسانیت کو شرمسار کرنے والا واقعہ ہے۔ وشال گڑھ پر تجاوزات اور گاجا پور گاؤں میں فساد دو الگ الگ باتیں ہیں۔ وزیر اعلیٰ کو لکھے گئے خط میں نانا پٹولے نے کہا ہے کہ اس معاملے میں وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کا بیان ریاست میں امن قائم کرنے یا فسادیوں کے خلاف کارروائی کرنے سے متعلق نہیں ہے، بلکہ ایک خاص مذہب کو ڈرانے اور اس معاملے کو الگ رنگ دینے کے لیے ہے۔ وزیر داخلہ کا بیان فسادیوں کی حمایت کرنے جیسا ہے، جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ 14 جولائی کو ہونے والا تشدد نہ صرف حکومت اور انتظامیہ کی ناکامی ہے بلکہ انتظامیہ کے تعاون سے سرزد ہونے والا جرم بھی ہے۔ پٹولے نے کہا کہ چھترپتی سنبھاجی راجے نے وشال گڑھ سے تجاوزات ہٹانے کا اعلان کیا تھا، جس کے بعد ہزاروں نوجوان وشال گڑھ پہنچ گئے۔ انتظامیہ اور پولیس نے مناسب احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر ان لوگوں کی مدد کرے جن کا گجاپور گاؤں میں نقصان ہوا ہے اور گاؤں والوں کو اطمینان دلانا چاہئے جو بہت زیادہ ڈرے ہوئے ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں مکمل تحقیقات کرے اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کرے۔ ریاست کے سربراہ کی حیثیت سے ریاست میں سماجی ہم آہنگی اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے تشدد سے سختی سے نمٹنا وزیر اعلیٰ کی ذمہ داری ہے۔ پٹولے نے کہا کہ سیاسی فائدے کے لیے مذہب کے نام پر ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کرنے والوں کو کبھی برداشت نہیں کیا جانا چاہئے۔

نیٹ-یو جی تنازعہ سے متعلق عرضیوں پر سپریم کورٹ میں آج سماعت

نئی دہلی: طلبا تنظیمیں لگاتار نیٹ کا امتحان منسوخ کر دوبارہ امتحان کرائے جانے کا مطالبہ کررہی ہیں۔ اپوزیشن پارٹیاں بھی زور وشور سے پیپر لیک کا حوالہ دیتے ہوئے نیٹ-یو جی امتحان نئے سرے سے کرانے کا دباو? مرکزی حکومت پر بنا رہی ہیں۔ اس درمیان نیٹ-یو جی 2024 سے متعلق سبھی عرضیوں پر سپریم کورٹ جمعرات کے روز سماعت کرے گا۔ یہ امتحان 5 مئی کو منعقد ہوا تھا۔ سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر 18 جولائی کے لیے اَپلوڈ کی گئی مقدمات کی فہرست کے مطابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ 40 سے زائد عرضیوں پر سماعت کرے گی۔ ان عرضیوں میں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کی عرضی بھی شامل ہے جس میں اس نے مختلف ہائی کورٹس میں اس کے خلاف زیر التوا معاملوں کو سپریم کورٹ میں منتقل کرنے کی گزارش کی ہے۔ واضح رہے کہ سپریم کروٹ نے 11 جولائی کو نیٹ-یو جی 2024 سے متعلق عرضیوں پر سماعت 18 جولائی تک ملتوی کردی تھی۔ ان عرضیوں میں نیٹ-یو جی 2024 کے انعقاد میں مبینہ بے ضابطگیوں اور بدعنوانی کی جانچ کرنے، امتحان رد کرنے اور نئے سرے سے امتحان منعقد کرنے کی ہدایت دینے کی گزارش کی گئی ہے۔ بنچ نے پہلے ہی یہ مطلع کیا تھا کہ سی بی آئی نے اسے نیٹ-یو جی 2024 کے انعقاد میں مبینہ بے ضابطگیوں کی جانچ میں ہوئی پیش رفت پر ایک اسٹیٹس رپورٹ سونپی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ عدالت عظمیٰ میں گزشتہ ہفتہ داخل ایک اضافی حلف نامہ میں مرکزی حکومت نے کہا تھا کہ آئی آئی ٹی مدراس نے نیٹ-یو جی 2024 کے نتائج سے متعلق ڈاٹا کا تجزیہ کیا ہے، جس میں نہ تو اس بات کا اشارہ ملا ہے کہ امتحان میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگی ہوئی تھی اور نہ ہی ایسا سامنے آیا ہے کہ مقامی امتحان دہندگان کے کسی گروپ کو فائدہ پہنچا اور انھوں نے حیرت انگیز نمبرات حاصل کیے۔ حکومت کا یہ دعویٰ سپریم کورٹ کے ذریعہ 8 جولائی کو کیے گئے تبصرہ کے مدنظر بہت اہم ہے، جس میں اس نے کہا تھا کہ اگر 5 مئی کو نیٹ-یو جی 2024 کے انعقاد میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگی کی بات سامنے آتی ہے تو وہ نئے سرے سے امتحان کرانے کا حکم دے سکتا ہے۔

شیو پریم کے نام پر تشدد و فساد خود چھترپتی شیواجی بھی پسند نہیں کرتے: این سی پی

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد چندر پوار کی جانب سے وشال گڑھ سے دو کلومیٹر دور مسلم اکثریتی ا?بادی گجاپور میں گھروں میں گھسنے اور وہاں کے مذہبی مقامات میں توڑ پھوڑ کی مذمت کی گئی ہے۔ پارٹی کے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر شرد چندر پوار پارٹی جینت پاٹل نے کہا ہے کہ شیو پریم کے نام پر جو تشدد اور فساد برپا کیا گیا ہے وہ خود چھترپتی شیواجی مہاراج بھی پسند نہیں کرتے۔ جینت پاٹل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا ہے کہ ہم وشال گڑھ پر غیر قانونی تجاوزات کو قانونی طریقوں سے ہٹانے کے لیے انتظامیہ کی کارروائی کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ مگر چونکہ وشال گڑھ میں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے اس لیے انسانی ہمدردی کے نقطہ نظر سے مانسون کے بعد اس تجاوزات کو ہٹانا زیادہ مناسب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وشال گڑھ کے دامن سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع مسلم اکثریتی بستی گجاپور کے گھروں میں گھسنے اور وہاں کے مذہبی مقامات پر کی جانے والی توڑ پھوڑ اور سماجی شرپسندوں کی کارروائی کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں۔ جینت پاٹل نے مزید کہا کہ خود چھترپتی شیواجی مہاراج کو بھی شیو پریم کے نام پر تشدد اور فسادات پسند نہیں ہوتے۔ گجاپور کے مسلمان بھائیوں کو نشانہ بناتے ہوئے ان پر سیدھا حملہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اس ریاست کے شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس حملے میں بے گھر ہونے والوں کی باز آبادکاری کی جائے اور ان پر حملہ کرنے والوں کے سخت کارروائی کی جائے نیز انہیں غیر ضمانتی دفعات کے تحت گرفتار کیا جائے۔

پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا جرنلسٹ روی پرکاش کو ملے گی نئی زندگی

ممبئی کے ٹاٹا میموریل اسپتال کے دو ڈاکٹروں کی وجہ سے جھارکھنڈ کے جرنلسٹ روی پرکاش کی زندگی میں امید کی ایک نئی کرن داخل ہوئی ہے۔ روی پرکاش گزشتہ تقریباً ساڑھے تین سال سے چوتھے مرحلے کے پھیپھڑوں کے کینسر سے لڑ رہے ہیں۔ اس اسپتال کے میڈیکل ا? نکولوجی کے پروفیسر و ایچ او ڈی ڈاکٹر کمار پربھاش اور ان کے پروفیسر ڈاکٹر وجے پاٹل نے ٹرانسپلانٹ تھیراپی کے ذریعے روی پرکاش کا مفت علاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس تھیراپی کی لاگت تقریباً ساڑھے چار لاکھ امریکی ڈالر ہے جو ہندوستانی کرنسی میں تقریباً 5.5 کروڑ روپے ہوتی ہے۔ جھارکھنڈ کے رانچی کے رہنے والے روی پرکاش ممکنہ طور پر ہندوستان کے دوسرے مریض ہوں گے جن کا اس ٹرانسپلانٹ تھیراپی کے ذریعے علاج کیا جائے گا۔ اس تھراپی کو طبی زبان میں 'کارٹی سیل تھیراپی' کہا جاتا ہے۔ روی پرکاش کا کہنا ہے کہ ان کے پھیپھڑوں کے کینسر کا انفیکشن ان کے دماغ تک پہنچ گیا ہے، جس کے لیے انہیں ریڈی ایشن لینا پڑ رہا ہے۔ ان کا کینسر پہلے نان اسمال تھا جو اب اسمال سیل میں تبدیل ہوگیا ہے اور اس تبدیلی نے ان کے علاج کے متبادل کو محدود کردیا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرواکر عقب عیدروسیہ مسجد، بھوئی گلی، پربھنی 431401 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی۔

Printed,Published & Owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and Published at behind Aedrusia Masjid,Bhoi Galli,Parbhani. 431401. Editor:Mohammad Taqui

POSTAL RGN.NO.G-2/RNP/NND-13/2021-2023 waraquetazadaily@rediffmail.com :مینجنگ ایڈیٹر waraquetazadaily@yahoo.co.in 02462-243370 آفس 9325610858- 8055362952